تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

گنجِ دین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

گنجِ دین (اردو ترجمہ مع فارسی متن)

سلطان الفقر

تصنیفِ لطیف
سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ
گنجِ دین
(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)
فیضانِ نظر
سلطان العاشقین حضرت سخی
سلطان محمد نجیب الرحمٰن
مدظلہ الاقدس
مترجم
احسن علی سروری قادری
(بی کام آنرز)

نام کتاب گنجِ دین (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ رحمتہ اللہ علیہ

مترجم احسن علی سروری قادری (بی کام آنرز)

ناشر سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل مارچ 2021ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-2220-08-8

سُلطان الفقر ہاؤس

A/4-5- ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com

انتساب

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

کے نام

جو طالبانِ مولیٰ میں اسم اللہ ذات کے فیض

کے خزانے تقسیم فرما رہے ہیں

پیش لفظ

حمد وثنا کا حقیقی حقدار اللہ واحد ہے جس کے مخلوق پر اس قدر احسانات ہیں جن کا شمار بھی ممکن نہیں۔ محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے حد و بے حساب درود وسلام ہوں جو مخلوقِ خدا کے لیے اللہ کا احسانِ عظیم ہیں جنہوں نے اپنے نورانی وجود سے تمام کائنات کو منور فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے تمام تر ظاہری و باطنی خزانوں کے مختارِ کل اور قاسم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطف و کرم کے بغیر دین کی حقیقت کو سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ناممکن ہے۔

''گنجِ دین'' سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی نادر کتاب ہے جس میں اسم اللہ ذات کے فیوض و برکات اور ثمرات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

گنجِ دین کا قلمی نسخہ مئی 1988ء میں ٹبہ پیراں ضلع جھنگ سے حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت لعل شاہ ہمدانی کے خاندان سے دستیاب ہوا جسے حضرت گل شاہ صاحب خلف رشید حضرت قبلہ پیر سیّد محمد حسین شاہ ہمدانی (ٹبہ پیراں جھنگ) کی فرمائش پر تحریر کیا گیا ہے۔ کاتب کا نام موجود نہیں جبکہ سال کتابت 17 ذیقعد 1383ھ ہے۔ اس نادر کتاب کا ترجمہ سب سے پہلے ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے

فارسی متن کے ساتھ باھُوپبلیکیشنز سے ستمبر 2020ء میں شائع کیا۔ ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا تعلق حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے خانوادہ سے ہے۔ وہ ایک علمی وادبی شخصیت ہونے کی بنا پر کافی معروف ہیں۔ اس سے قبل وہ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی چند کتب کا ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے حضرت سخی سلطان باھُوؒ پر فارسی زبان میں پی ایچ ڈی کا مقالہ بھی تحریر کیا جس پر انہیں پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل ہوئی اور اسی فارسی مقالہ کا اُردو ترجمہ انہوں نے ''مرآتِ سلطانی'' کے نام سے شائع کیا۔

میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس جو سلسلہ سروری قادری کے اکتیسویں شیخ کامل ہیں' نے اس عاجز کو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی اس نادر کتاب ''گنجِ دین'' کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور اس کارِ خیر کے لیے اپنی لائبریری سے قلمی نسخہ بھی عطا فرمایا۔

ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے بھی گنجِ دین کے ترجمہ کے لیے اسی قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا۔ تاہم اپنے ترجمہ کے دوران انہوں نے کتابت کی غلطیوں پر غور نہیں کیا۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی نظرِ کرم کی بدولت اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کی انگریزی مترجم محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری کے باہمی تعاون سے ''گنجِ دین'' کا جامع فارسی متن تیار کیا گیا جو حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کے عین مطابق اور اغلاط

سے پاک ہے۔ اسی فارسی متن سے عام فہم اردو ترجمہ کیا گیا جسے سمجھنا ایک مبتدی طالب کے لیے بھی بے حد آسان ہے جبکہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا ترجمہ ادبی اعتبار سے مشکل الفاظ کے چناؤ کے باعث سمجھنا قدرے مشکل ہے۔

میں اپنے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کا مشکور ہوں جنہوں نے عاجز کو اس کتاب کے ترجمہ کی سعادت عطا کی۔ محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے تعاون سے فارسی متن تیار ہوا اور انہوں نے اُردو ترجمہ پر بھی نظرِ ثانی فرمائی۔ اللہ پاک انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کے ترجمہ کو طالبانِ مولیٰ کے لیے مشعلِ راہ بنائے۔

احسن علی سروری قادری

(بی کام آنرز)

پنجاب یونیورسٹی لاہور

لاہور

فروری 2021ء

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جمادی الثانی 1039ھ بروز جمعرات شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم بازیدؒ محمد مغل بادشاہ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔آپؒ کی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ ولیہ کاملہ تھیں۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادرزاد ولی تھے۔ چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قربِ حضورِ حق سے بچے کا نام ''باھُو'' بھی تجویز ہو چکا تھا لہٰذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپؒ کا نام باھُوؒ رکھا گیا۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ خونِ حیدری کی تاثیر اور اسمِ ھُو کی تنویر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔ اس لیے جیسے ہی آپؒ گھر سے باہر تشریف لاتے غیر مسلم اپنے گھروں میں چھپ جاتے۔

حضرت سلطان باھُوؒ نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ آپؒ نے ظاہری

تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اُمی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جابجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ اپنی تصنیف مبارکہ ''عین الفقر'' میں آپؒ کا ارشاد ہے:

☆ ''مجھے اور محمد عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں''۔

☆ گرچہ نیست ما را علمِ ظاہر
ز علمِ باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علمِ ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قربِ حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپؒ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گردونواح اور دور دراز کے علاقوں بے شمار بزرگانِ دین اور اولیا کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپؒ کی لگن تو معرفت و وصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مرشد کامل کی تلاش میں پھرتا رہا ہوں۔

اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑ سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ ہیں اور اگلے ہی لمحے

حضرت سلطان باھوؒ نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد آپؒ یہی سوچ رہے تھے کہ شاید آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے بارے میں رسالہ روحی شریف میں اس طرح رقم طراز ہیں:

دست بیعت کرد ما را مصطفیٰؐ   خوانده است فرزند ما را مجتبیٰ

شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیٰؐ   خلق را تلقین بکن بہرِ خدا

ترجمہ: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں خلقِ خدا کو راہِ حق تعالیٰ کی تلقین کروں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کو سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرمایا جنہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی تربیت مکمل کی اور مرشد کامل اکمل سے ظاہری بیعت کا حکم فرمایا۔ آپؒ نے دہلی میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسمِ اللہ ذات اور امانتِ فقر حاصل کی جو روزِ ازل سے آپؒ کا مقدر تھی۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ فقر پچیس (25) واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور فقہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ کے پیروکار ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ اپنی تصنیفِ مبارکہ ''رسالہ روحی شریف'' میں سلطان الفقر ارواح کے مقام و مرتبہ سے پردہ اُٹھایا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

☆ جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشۂ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی کی گرم بازاری سے (تمام عالموں کو) رونق بخشی' اس کے حسنِ بے مثال اور شمعٔ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اُٹھے اور میم احمدی کا گھونگھٹ اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات و ارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواحِ فقر باصفا فنافی اللہ بقاباللہ تصورِ ذات میں محوٗ تمام مغز بے پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال پہلے' اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیر حق کو سنا۔ وہ حریمِ کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم

کے ساتھ تقدیس وتنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں، اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ کے فیض کی چادر ان پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلٰی رَبِّہٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز ومکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اللہ اور غوث وقطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا کہا جائے تو روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ ان کا مقام حریم ذاتِ کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور وقصور اور بہشت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلّی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سراسیمہ ہو گئے اور کوہِ طور پھٹ گیا تھا ہر لمحہ، ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار باران پر وارد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلیات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر اور سیّد الکونین ہیں۔ (رسالہ روحی شریف)

اسمِ اللہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپؒ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور انہیں راہِ حق کا سالک بنا دیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو از سرِ نو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری

کے نام سے منظّم کیا اور اسمِ اللہ ذات کے فیوض و برکات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوام الناس کے لیے عام کیا۔ اسمِ اللہ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔ سلسلہ سروری قادری کے آپؒ متعلق فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبہّ و دستار اور ورد و وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنجِ ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اللہ ذات سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپؒ ''محک الفقر کلاں'' میں فرماتے ہیں:

☆ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے' ایک زاہدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ و صاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے' غور و فکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے' ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے' راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب و وِصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد کامل ایک ہی نظر سے طالبِ مولیٰ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار ہوتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

مزید فرماتے ہیں:

☆ سروری قادری اسے کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث و قطب اس کے زیرِ بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز ان کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش، سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم و بیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف چھتیس (36) کے قریب کتب کے تراجم دستیاب ہیں۔ ان کتب کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔ دیوانِ باھُوؒ (فارسی) (۳)۔ عین الفقر (۴)۔ نور الہدیٰ (کلاں) (۵)۔ نور الہدیٰ (خورد) (۶)۔ کلید التوحید (کلاں) (۷)۔ کلید التوحید (خورد) (۸)۔ محک الفقر (کلاں) (۹)۔ محک الفقر (خورد) (۱۰)۔ امیر الکونین (۱۱)۔ محکم الفقرا (۱۲)۔ کشف الاسرار (۱۳)۔ گنج الاسرار (۱۴)۔ رسالہ روحی شریف

(۱۵)۔مجالستہ النبیؐ (۱۶)۔شمس العارفین (۱۷)۔جامع الاسرار (۱۸)۔اسرارِ قادری (۱۹)۔اورنگ شاہی (۲۰)۔مفتاح العارفین (۲۱)۔عین العارفین (۲۲)۔کلیدِ جنت (۲۳)۔قربِ دیدار (۲۴)۔تیغ برہنہ (۲۵)۔عقلِ بیدار (۲۶)۔فضل اللقا (کلاں) (۲۷)۔فضل اللقا (خورد) (۲۸)۔توفیقِ ہدایت (۲۹)۔سلطان الوھم (۳۰)۔دیدار بخش (کلاں) (۳۱)۔دیدار بخش (خورد) (۳۲)۔محبت الاسرار (۳۳)۔طرفتہ العین یا حجت الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔(۳۴) تلمیذ الرحمٰن (۳۵)۔سیف الرحمٰن (۳۶) گنجِ دین (اس کتاب کا قلمی نسخہ مئی 1988ء میں ٹبہ پیراں ضلع جھنگ سے دریافت ہوا جس کا ترجمہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی جو کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں' نے ستمبر 2020ء میں کیا۔)

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں: (۱)۔مجموعۃ الفضل (۲)۔عین النجا (۳)۔مفتاح العاشقین (۴)۔قطب الاقطاب (۵)۔شمس العاشقین (۶)۔دیوانِ باھُو کبیر و صغیر۔ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا اندازِ تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔فارسی زبان میں ہی مطالعہ کرنے پر اس قدر سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ان کتب کا اعجاز یہ ہے کہ نہ صرف صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے پڑھنے والے

کے قلب و روح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہِ حق اور مرشد کامل اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل راہنما ثابت ہوتے ہوئے انہیں مرشد کامل اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔آپؒ کی کتب نہ صرف قرآن و سنت کے عین مطابق بلکہ قرآن و حدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفتِ حق تعالیٰ اور دیدارِ حق تعالیٰ کا پیغام ہے۔تمام تر کتب اسمِ اللہ ذات اور مرشد کامل اکمل و فقیرِ کامل کے فضائل پر مشتمل ہیں۔اپنی تصانیفِ مبارکہ کے متعلق سلطان باھُوؒ کا ارشاد ہے:

ہیچ تالیفے نہ در تصنیفِ ما　　　ہر سخن تصنیفِ ما را از خدا

علم از قرآن گرفتم و ز حدیث　　　ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث

ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن و حدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پکا خبیث ہے۔

آپؒ کی تصانیف ہر مقام و مرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مقام پر، سب کی رہنمائی کرتی ہے۔اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام و مرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپؒ کی کتب بہترین رہنما ثابت ہوتی ہیں۔رسالہ روحی شریف میں آپؒ کا فرمان ہے:

☆　اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل ثابت

ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ امانتِ فقر کے حصول کے بعد خالص وصادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جسے خزانہ فقر امانتِ فقر منتقل کی جا سکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالبِ مولیٰ نہ پاسکے۔ فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ھُو

آپؒ اپنی تصنیف امیر الکونین میں جابجا اس کے متعلق فرماتے ہیں:

باھُو کس نیامد طالبے لائق طلب

حاضر کنم با مصطفیٰؐ توحید ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آیا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

کس نیابم طالبے تشنہ طلب

معرفت دیدار چشم راز ربّ

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنہ ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

کس نیابم طالبے حق حق طلب

میرسانم با حضوری راز ربّ

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچا دوں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ ظاہری طور پر امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ آپؒ کے وصال کے 139 سال بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ کے لیے منتخب فرما کر مدینہ سے جھنگ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ حضرت سلطان باھُوؒ سے امانتِ فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ سلطان باھُوؒ کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا دربار پاک فتانی چوک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے۔

حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی 1102ھ بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے نزدیک مرجع خلائق ہے۔ ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو آپؒ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہلِ بیتؓ کی یاد میں محافل منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیشِ نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

سلطان باھُوؒ کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

''جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی، ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے''۔

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپؒ کا کوئی غلام آپؒ کی روحانی رہنمائی میں آپؒ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ حضرت سلطان باھُوؒ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپؒ کی تعلیماتِ فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بطور مجدد سلسلہ سروری قادری میں رواج پا جانے والی بدعات کو ختم کیا اور اپنی تصنیفات کے ذریعے عوام الناس کو اصل فقیرِ کامل و مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کی پہچان کرائی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اب تک اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور مسلسل فیض یاب فرما رہے ہیں۔ اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور اور ذکرِ یاھُو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا' آپ مدظلہ الاقدس نے

اُسے دنیا بھر میں عام فرما دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس پُرفتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلود قلوب سے نفسانی خواہشات کی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبانِ دنیا کو طالبانِ مولیٰ بنا رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے تعلیماتِ فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا کے ذریعے اسمِ اللہ ذات کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا دیا ہے اور یہ سلسلہ مستقل بنیادوں پر جاری ہے۔ سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقدس نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کر سکا۔

دعوتِ حق کے متعلق سلطان باھُوؒ کا اعلانِ عام ہے:

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم   ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا!   تا رسانم روزِ اوّل با خدا

ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتدا سے انتہا تک ایک لمحہ میں پہنچا دوں۔ اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ۔ تاکہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے ورنہ حق بے نیاز ہے۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف مبارکہ ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھُوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ اَہۡلِ بَیۡتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ O

جان لو کہ جو شخص غریب، مظلوم اور عاجز ہو، روزگارِ دنیا کی وجہ سے پریشان محتاج اور قریب المرگ ہو، کثیر العیال ہونے کے باعث مستحق اور مفلس الحال ہو، کسی بھی طرح کی قوت و طاقت نہ رکھنے کے باعث فقر و فاقہ میں زندگی گزار رہا ہو تو اسے چاہیے کہ اس کتاب کا مطالعہ کرے کیونکہ یہ کتاب گنجِ دین ہے۔ اس کے مطالعہ سے تمام ظاہری و باطنی خزانے معلوم ہو جاتے ہیں اور مخلوق اس کی خادم اور وہ ان کا مخدوم بن جاتا ہے۔ قاری اس کتاب سے اپنے تمام مطالب پا لیتا ہے اور جتنے بھی اللہ کے خزانے ہیں وہ اس کے قبضہ میں آجاتے ہیں اور اس کتاب میں بیان کردہ علمِ تصوف کے دقیق نکات طریقِ تحقیق سے اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ جو اس کتاب کو اپنے مطالعہ میں رکھے اور اس پر عمل بھی کرے وہ صاحبِ توفیق عارف باللہ بن جاتا ہے اور ہمیشہ پُرنور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف رہتا ہے۔ تمام انبیا اور اولیا اللہ

کی ارواح اس سے ملاقات کرتی ہیں اور ظاہر و باطن کی کوئی بھی چیز اس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ کے مطابق، اللہ کی عطا اور اس کے فیض و فضل کی بدولت طریقِ تحقیق سے لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب مبتدی و منتہی دونوں کو معرفتِ الٰہی میں کامل کر دیتی ہے۔ جو اسے پڑھتا ہے وہ عالم فاضل اور صاحبِ تفسیر بن جاتا ہے۔ اس کتاب سے چار علوم حاصل ہوتے ہیں: علمِ کیمیا اکسیر، علمِ دعوت تکثیر، علمِ ذکر اللہ جو روشن ضمیری عطا کرتا ہے اور علمِ استغراق جس کی تاثیر سے مطالعہ کرنے والا صاحبِ نظر اور نفس پر امیر بن جاتا ہے۔ یہ کتاب صدیق مریدین، باتحقیق طالبوں، باریک بین عارفین اور حق کے رفیق واصلین، باتوفیق علما اور واحدانیت کے دریائے عمیق میں غرق فنا فی اللہ فقرا کے لیے مضبوط کسوٹی ہے۔ جو اس کتاب سے بغیر کسی تکلیف کے اسمِ اعظم کا خزانہ نہیں پاتا تو اس کے سوال کا وبال اس کی اپنی گردن پر ہوگا کیونکہ اس خزانے پر تصرف کا علم اس کتاب میں موجود ہے۔ جس کسی کو کامل عقل، دانش اور شعور حاصل ہو تو وہ جان لیتا ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے حکم، اس کی نظرِ رحمت اور منظوری اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے ان کی حضوری میں لکھی گئی ہے۔

سالک کو چاہیے کہ سب سے پہلے صاحبِ علم اور صاحبِ شریعت سروری قادری مرشد تلاش کرے جو طریقت (کے رموز) سے واقف ہو اور اس کے دستِ مبارک پر بیعت کرے اور پھر سلوک کی راہ پر قدم رکھے کیونکہ دیگر ہر طریقہ (سلسلہ) کی انتہا قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی اگرچہ ریاضت کے پتھر سے سر ٹکراتے رہیں۔

قادری مرشد جامع و مجمل ہوتا ہے جو ظاہر و باطن میں ذکر و فکر میں مشغول رہتا ہے۔ قادری طریقہ میں ظاہری و باطنی طور پر اللہ کی معرفت وقرب اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کی حضوری کی بدولت وصال نصیب ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ تبرکات قدرتِ سبحانی کے حامل محبوبِ ربانی، پیر دستگیر، حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز اپنی حیات میں ہر روز اپنے پانچ ہزار طالبوں اور مریدوں کو اس طرح فیض سے نوازتے تھے کہ انہیں کفر وشرک سے نجات دلا کر عارف باللہ بنا دیتے۔ ان میں سے تین ہزار کو نورِ معرفت میں غرق کر کے مشاہدۂ وحدانیت اِلَّا اللّٰہُ عطا کرتے اور پھر ان تین ہزار کو اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ[1] کے مرتبہ پر پہنچا دیتے تھے جبکہ دو ہزار کو مجلس محمدیؐ میں داخل کر کے حضوری سے مشرف کر دیتے تھے۔ باطنی توجہ، اسم اللہ ذات کی حاضرات اور کلمہ طیب کے ذکر کی ضرب سے حاصل ہونے والی حضوری کا یہ سلک سلوک صرف طریقہ قادری میں ہے جو ذوق اور سخاوت پیدا کرتے ہوئے تصور اور تصرف عطا کرتا ہے۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور دونوں جہان آفتاب کی روشنی کی مثل اس کی آب وتاب سے فیض حاصل کرتے رہیں گے۔

ابیات:

باھُوؒ این کیمیای گنج مفلس را نمود
ہر کرا عقل است حاصل کرد زود

ترجمہ: باھُوؒ مفلسوں کو کیمیا کے خزانے عطا کرتا ہے۔ جو صاحبِ عقل ہو وہ اسے جلدی

[1] جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔ (حدیث)

سے حاصل کر لیتا ہے۔

اسم اعظم انتہا با ھُو بود

ورد باھُوؒ روز و شب یاھُو بود

ترجمہ: اسمِ اعظم کی انتہا مرتبہ فنافی ھُو ہے اس لیے باھُوؒ دن رات یاھُو کا ورد کرتا ہے۔

کور چشم کے بیند آفتاب

کور را از آفتابست صد حجاب

ترجمہ: نابینا آفتاب کو کیسے دیکھ سکتا ہے! اس کے لیے تو آفتاب سینکڑوں حجابات میں ہے۔

جان لو کہ قادری طالب کو طریقہ قادری کی بدولت ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اگر قادری طالب کسی دوسرے طریقے کی طرف رجوع کرے اور اس سے نجات کی طلب رکھے تو وہ گمراہ اور بے برکت ہو جائے گا اور اس کے مراتب سلب ہو جائیں گے۔ لیکن سالک کے لیے مرشد کامل کا پکڑنا بہت ضروری ہے کیونکہ جو وظیفہ مرشد کامل (کی اجازت اور صحبت) کے بغیر کیا جائے وہ طالبِ مولیٰ کو کوئی فائدہ نہیں دیتا اور نہ ہی اس کا کوئی نتیجہ نکلتا ہے اور نہ ہی طالب کسی مقام و منزل تک پہنچتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (سورۃ المائدہ۔35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قرب کے لیے وسیلہ تلاش کرو۔

اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ:

❁ اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ

ترجمہ: پہلے رفیق تلاش کرو پھر راستہ چلو۔

اگر کامل قادری مرشد نہ مل رہا ہو تو لازم ہے کہ اس کتاب کو روزانہ اپنے مطالعہ میں رکھا جائے اور اخلاص کے ساتھ اسے پڑھا جائے اور اس پر صادق یقین رکھا جائے۔ ایسا کرنے سے طالب کی رسائی مجلسِ محمدی تک ہو جاتی ہے، اس پر اسرارِ الٰہی منکشف ہو جاتے ہیں اور زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز اس سے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی۔ اس کتاب کو پڑھنے والا عارف الحق بن کر مخلوق کی رہنمائی کرتا ہے۔ جو محتاج اس کتاب کو مسلسل پڑھے تو وہ لایحتاج ولی اللہ بن جائے گا، اگر مفلس پڑھے تو وہ غنی ہو جائے گا، اگر پریشان پڑھے تو وہ صاحبِ جمعیت ہو جائے گا۔ جو اس کتاب کو ابتدا سے انتہا تک سمجھ جائے گا اسے ظاہری مرشد سے بیعت ہونے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اگر رجعت خوردہ اسے کتاب کو پڑھے تو وہ رجعت سے نجات پا لے گا، اگر مردہ دل پڑھے تو وہ زندہ دل ہو جائے گا اور اگر جاہل پڑھے تو تمام علوم اور ان کے احوال اس پر منکشف ہو جائیں گے اور وہ حیّ قیوم ذات تک پہنچ جائے گا، ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت اسے معلوم ہو جائے گی۔

ابیات:

اصل یقین است یقین اے یار کن
محرم اسرار شوی از کنہ کن

ترجمہ: اصل چیز یقین ہے۔ اے دوست! یقین حاصل کر جس کی بدولت تو کنہ کن کے

اسرار کا محرم ہو جائے گا۔

اصل یقین است یقین مصطفیٰؐ
اصل یقین است یقین مرتضیٰؓ

ترجمہ: اصل یقین وہ ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو حاصل تھا۔

اصل یقین است یقین اگر شود
کار تو از ہفت فلک بگذرد

ترجمہ: اصل چیز یقین ہے اگر یہ حاصل ہو جائے تیرا معاملہ ساتوں آسمانوں سے بھی آگے نکل جائے گا۔

مطلب یہ کہ مرشد کامل کو چاہیے کہ طالبِ مولیٰ کو اسم اللہ ذات (کا ذکر) شروع کرتے ہی مشرفِ دیدار کر کے حضوری میں پہنچا دے اور فنا فی نورِ الٰہی کا مرتبہ عطا کر دے تاکہ طالب کو خلوت نشینی اور چلہ کشی کی ریاضت کی ضرورت ہی نہ رہے۔ صاحبِ حضوری لایحتاج ہوتا ہے اسے کیا ضرورت کہ وہ ورد وظائف کرے اور دعوت پڑھے۔ آدمی نفس وشیطان کی قید سے ہرگز نجات نہیں پا سکتا اور نہ ہی اس کا دل دنیا سے سرد ہو سکتا ہے جب تک کہ مرشد کامل کا دامن نہ تھامے اور اسم اللہ ذات کے تبرکات میں مشغول نہ رہے کیونکہ اسمِ اللہ ذات کے ذکر اور تصور سے نورِ ربوبیت میں استغراق حاصل ہوتا ہے اور طالبِ مولیٰ کا ہر مقصود نورِ حضور سے حاصل ہوتا ہے۔ ظاہر و باطن اور لوحِ محفوظ طالب کی لوحِ ضمیر پر منکشف ہو جاتے ہیں اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ

رَّسُوۡلُ اللّٰہ کے تصور کی حاضرات سے طالبِ مولیٰ پر پاک ذکر کھلتا ہے جو اسے دونوں جہانوں میں اس کا نصیب اور اس کے مقصد میں کامیابی عطا کرتا ہے۔ مرشد طالبِ صادق پر سات کلیدوں سے حاضرات کے سات قفل کھولتا ہے اور ایک دم اور ایک قدم میں طالب کو اس کا مطلوب و مقصود اور جتنے بھی ظاہری و باطنی تصرفات جیسا کہ تصرفِ ازل، تصرفِ ابد، تصرفِ دنیا، تصرفِ عقبیٰ، تصرفِ غرق فنا فی اللہ، تصرفِ معرفتِ توحید اور جتنے بھی قرب کے اعلیٰ و اولیٰ مراتب ہیں' دونوں جہان میں عطا کر دیتا ہے۔ سروری قادری مرشد کامل اکمل جامع اور مجموعۃ الفضل ہوتا ہے جو بغیر ریاضت اور تکلیف کے راز اور خزانے عطا کرتا ہے۔

جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے صاحبِ حاضرات اسم اللہ ذات فقرا کو اس قدر قوت بخشی ہوتی ہے کہ اگر چاہیں تو مؤکلات علمِ کیمیا تفصیلاً سکھا دیں یا پارس پتھر جو اگر لوہے سے چھوا جائے تو اسے سونا بنا دے' اسمِ اعظم کی برکت سے غیب الغیب سے لا کر اُسے دے دیں لیکن فنا فی اللہ فقرا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں مستغرق رہتے ہیں۔ وہ باطن میں مجلسِ محمدیؐ میں ہوتے ہیں اور ظاہر میں ان کا دل اس قدر غنی ہوتا ہے کہ وہ مرتبۂ موکل، مراتبِ دنیا یا علمِ کیمیا اور پارس پتھر کی طرف ایک نظر بھی نہیں دیکھتے اگرچہ فقر و فاقہ کے سبب خونِ جگر پیتے رہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَ اَتۡبَعۡنٰہُمۡ فِیۡ ہٰذِہِ الدُّنۡیَا لَعۡنَۃً (سورۃ القصص۔42)

ترجمہ: اور ہم نے اس دنیا میں (بھی) ان کے پیچھے لعنت لگا دی۔

کیا تو جانتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کے اصحاب واحباب نے پوچھا کہ

یا حضرت! وہ کونسی بہتر چیز ہے جو دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے قرب میں پہنچاتی ہے اور وہ کونسی کمتر چیز ہے جو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور رکھتی ہے اور موجبِ ذلت ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زبانِ درّ فشاں سے فرمایا کہ اللہ کی معرفت اور فقر کو محبوب رکھو کہ انہی دو نعمتوں کی بدولت دونوں جہان میں سرفرازی اور فخر نصیب ہوتا ہے۔ دنیا کی جانب سوائے حقارت کی نگاہ کے مت دیکھو کیونکہ دنیا متاعِ شیطان ہے۔

ای عزیز! اعمالِ ظاہر سے انسان کا دل طاہر نہیں ہوتا اور نہ ہی نفاق سے نجات پاتا ہے جب تک کہ اسمِ اللہ ذات کی مشق سے اسے جلایا نہ جائے، نہ ہی دل سے سیاہی و زنگار دور ہوتا ہے اور نہ ہی اس ذکرِ خاص کے بغیر اخلاص پاتا ہے کیونکہ ذکر کے بغیر دل زندہ نہیں ہوتا اور نفس ہرگز نہیں مرتا اگرچہ روزانہ مکمل قرآن کی تلاوت کی جائے یا فقہ کے مسائل سیکھے جائیں یا کثرتِ زہد و ریاضت سے انسان کبڑا ہو جائے یا بال کی مثل باریک ہو جائے دل اسی طرح سیاہ رہتا ہے اور تصور اسم اللہ ذات کی مشق کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہوتا اگرچہ ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتے رہیں۔ تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والا بنا مشقت کے معشوق اور بنا محنت کے محبوب کے مراتب پا لیتا ہے اور یہی پسندیدہ مراتب ہیں۔

اگر کوئی شخص ساری زمین کو آدھے قدم میں طے کر سکتا ہو اور ہمیشہ خانہ کعبہ میں سنت جماعت کے ساتھ پانچ وقت کی نماز ادا کرتا ہو یا جناب خضر علیہ السلام کا ہم صحبت رہتا ہو اور ان کے ساتھ علمی مباحثہ کرتا ہو اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر

خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لے کر قیامت تک کے سب انبیا و اولیا اللہ اور صاحبِ مراتب مومن و مسلمانوں کی ارواح سے دست مصافحہ کرتا ہو اور ان کا ہم مجلس رہتا ہو، تمام ارواح کے نام بھی جانتا ہو اور انہیں پہچانتا بھی ہو اور زمین پر جتنے بھی صاحبِ ورد وظائف، اہلِ دعوت، تلاوتِ قرآن کرنے والے حافظ جو دن رات مطہر ہو کر قرآن پڑھتے ہوں یا وہ شخص جس کے ہاتھ میں ساری دنیا ہو اور وہ اسے دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو اور سخاوت کی بدولت مسلمانوں کے لیے نفع بخش ہو تو بھی تصور اسمِ اللہ ذات میں غرق ہونا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دائمی طور پر مشرف ہونا ان سب سے بہتر ہے۔ جاننا چاہیے کہ بندہ ایک دم کے لیے بھی ذکرِ خدا سے جدا نہ ہو۔ حدیث:

۞ اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ وَ کُلُّ نَفْسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ مَیِّتٌ۔

ترجمہ: سانس گنتی کے ہیں اور جو سانس اللہ کے ذکر کے بغیر نکلے وہ مردہ ہے۔

ابیات:

ہر کہ دیوانہ شود در ذکر حق
زیر پائش عرش و کرسی نُہ طبق

ترجمہ: جو ذکرِ حق میں (اس قدر مستغرق ہو کہ) دیوانہ ہو جائے تو عرش و کرسی اور نو (۹) طبقات اس کے قدموں تلے آجاتے ہیں۔

ہر کہ غافل میشود ذکر از خدا
نفس او فربہ شود کفر از ریا

ترجمہ: جو ذکرِ حق سے غافل ہو تو وہ کفر وریا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کے باعث اس کا نفس موٹا (طاقتور) ہو جاتا ہے۔

جان لو کہ مرشد کامل پر فرض ہے کہ سب سے پہلے طالبِ مولیٰ کو مقامِ خوف، مقامِ رجا، مقامِ کشف القبور اور مقامِ مجلسِ محمدیؐ کی حضوری دکھائے بعد ازاں اسے علمِ معرفت کی تلقین کرے۔ اسی لیے پہلے اُسے ذکر وفکر، مراقبہ اور ورد و وظائف میں مشغول نہ کردے سوائے تصور اسمِ اللہ ذات کے، کیونکہ اسمِ اللہ ذات کے تفکر سے حاصل ہونے والی حضوری سے ہی باطن معمور ہوتا ہے۔ مرشد کامل کو چاہیے کہ سب سے پہلے طالب کو اسمِ اللہ ذات خوشخط لکھ کر دے اور پھر اسے کہے کہ اے طالب! اس اسمِ اللہ ذات کو دل پر لکھو۔ جیسے ہی اسمِ اللہ ذات دل پر نقش ہوتا اور سکون وقرار پکڑتا ہے تو وہ طالب سے کہتا ہے کہ اے طالب! اسمِ اللہ ذات کے حروف میں سے آفتاب کی روشنی کی مثل تجلیاتِ نور نکل رہی ہے اور دل کے اردگرد ایک لایزال و لازوال سلطنت اور چودہ طبقات سے بھی زیادہ وسیع میدان ہے جس میں دونوں جہان اسپند کے دانہ کی مثل سما جاتے ہیں اور اس میدان میں گنبد والا ایک روضہ طالب کو دکھائی دیتا ہے جس کے دروازہ پر کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا قفل ہے اور کلمہ طیب کے اس قفل کی کلید اسمِ اللہ ذات ہے۔ جیسے ہی طالب اسمِ اللہ ذات پڑھتا ہے وہ قفل کھل جاتا ہے اور طالب اس روضہ کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور ایک عظیم مجلسِ محمدیؐ دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی توفیق سے حبیبِ خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب پا کر ان کی صحبت اختیار کر لیتا ہے۔ صادق وصدیق مرشد کامل

اس دوران طالب کا رفیق ہوتا ہے۔

اگر کسی کے دل میں وسوسۂ شیطانی اور وہماتِ نفسانی کے سبب ہزاروں ہزار زنار موجود ہوں جن کا مجموعہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہے اور ان زناروں کا دھاگہ یہود و نصاریٰ کے تعلق سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور انہی کے سبب دل سیاہ، مردہ اور افسردہ رہتا ہے۔ پس مرشد کامل کو چاہیے کہ تصور اسمِ اللہ ذات کی تلقین کرے اور تفکر و توجہ سے طالبِ مولیٰ کے دل کے گرد اسمِ اللہ ذات اور کلمہ طیب کے حروف لکھ دے۔ ان حروف کے لکھنے سے اللہ کا قرب، معرفت اور دیدار حاصل ہوتا ہے جس کی بدولت سر سے پاؤں تک انوارِ توحید کی اس قدر آگ پیدا ہوتی ہے کہ یہ تمام بدکردار زنار ایک بار میں ہی جل جاتے ہیں اس کے بعد طالبِ مولیٰ صفاتِ قلب رکھنے والا صادق الیقین اور حقیقی مسلمان بن جاتا ہے اور کفر و شرک سے بیزار ہو کر توحید و دیدارِ پروردگار میں غرق رہتا ہے۔

اے جانِ عزیز سن! مرشدوں اور طالبوں کے لیے بس ایک یہی بات کافی ہے کہ ان کے بائیں پہلو میں مقامِ نفس اور دائیں پہلو میں مقامِ شیطان ہے۔ ان دونوں دشمنوں کے خلاف جنگ واقع ہوتی ہے۔ پس جس کسی کو پہلوؤں میں موجود ان دونوں دشمنوں کی طرف سے تیر یا کانٹے کے زخم کی مثل درد ملتے ہوں وہ کیسے پُرسکون ہو کر سو سکتا ہے! اے دانا! ہر لمحہ باخبر رہو کہ موت کا کیا اعتبار! وہ کسی بھی وقت آ سکتی ہے۔ پس طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ اسمِ اللہ ذات کے تصور میں مشغول رہے کیونکہ اسمِ اللہ ذات کے حروف میں سے تجلیٔ انوار کے ایسے شعلے پیدا ہوتے ہیں کہ طالب ان

انوار میں غرق ہو کر دیدارِ پروردگار سے مشرف ہو جاتا ہے تب اُسے نہ جنت یاد رہتی ہے نہ دوزخ، نہ رات یاد رہتی ہے نہ دن۔ اسی کے متعلق فرمان ہے:

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرَّجَآءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے۔

جیسے ہی فقیر اسمِ اللہ ذات کی مشق میں مشغول ہوتا ہے تو اس کے وجود کے ہر بال کو زبان مل جاتی ہے اور وہ جوش میں آ کر اللہ اللہ پکارنے لگتے ہیں اور قلب سِرِّ ھُو، سِرِّ ھُو، سِرِّ ھُو کا نعرہ لگاتا ہے اور روح ھُوَ الْحَقّ ھُوَ الْحَقّ ھُوَ الْحَقّ کی فریاد کرتی ہے اور نفس یہ ورد کرتا ہے:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ O (سورۃ الاعراف۔23)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور اگر تم نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو یقیناً ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

اسمِ اللہ ذات کی مشقِ مرقومِ وجودیہ کرنے والا محبوب و معشوق کا مرتبہ پالیتا ہے۔
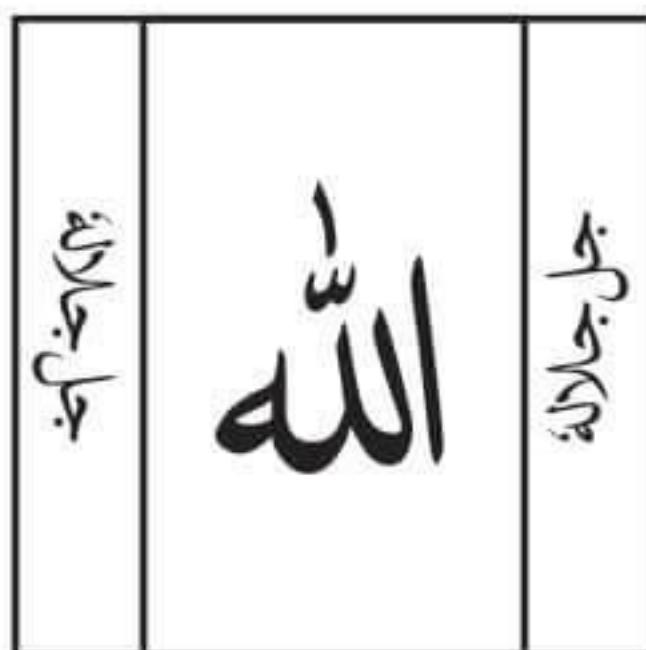
آدمی کے وجود میں دو سانس ہیں ایک سانس اندر جاتا ہے دوسرا سانس باہر آتا ہے۔ اندر جانے والے سانس پر مؤکل فرشتہ حق تعالیٰ کے حضور عرض کرتا ہے خداوند! سانس اندر روک لوں یا باہر آنے دوں؟ اسی طرح باہر آنے والے سانس پر مؤکل فرشتہ بھی یہی عرض کرتا ہے۔ پس ہر سانس کے لیے اللہ ربّ العالمین کے حضور عرض کی جاتی ہے۔ جو سانس تصور اسم اللہ ذات میں مشغولیت کے دوران وجود سے باہر آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور خاص نوری صورت میں ایک موتی کی مثل پیش ہوتا ہے۔ اگر دونوں جہان اور دنیا و جنت کی ہر متاع کو جمع کر لیا جائے تو بھی اس موتی کی قیمت کے برابر نہیں کیونکہ وہ بے مول ہے۔ اسی لیے فقرا کو اللہ تعالیٰ کے موتیوں کے خزانوں کا خزانچی کہا جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ لیکن طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ کامل وضو کرے اور پاک لباس پہنے اور کسی خالی جگہ میں قبلہ کی طرح رُخ کر کے قعدہ کی حالت میں دو زانو بیٹھ جائے اور متوجہ ہو کر استغراق کی حالت میں اس طرح اشتغالِ اللہ شروع کرے کہ دونوں آنکھوں کو بند کر کے مراقبہ کی حالت میں اسمِ اللہ ذات میں تفکر کرے۔ لیکن طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ یہ عمل شروع کرنے سے قبل ظاہر و باطن میں شیطان کی راہ بند کر دے اور نفسانی خطرات سے خود کو الگ کر لے۔ اس کے لیے طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ تین مرتبہ تسمیہ، تین مرتبہ درود شریف، تین مرتبہ آیت الکرسی اور پھر تین مرتبہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ[1] پڑھے اور پھر تین مرتبہ چاروں قل، تین مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ کلمہ تمجید مکمل پڑھے، اس کے ساتھ ہزار مرتبہ استغفار

---

[1] (تم پر) سلام ہو (یہ) ربّ رحیم کی طرف سے فرمایا جائے گا۔ (سورۃ یٰسین۔58)

اور تین مرتبہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر خود پر دم کرلے۔
طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ تصور کے آغاز میں پہلے تفکر سے دل پر اسمِ اللہ ذات لکھے۔ اسمِ اللہ ذات کی تاثیر سے سینہ صاف ہو جائے گا اور خناس و خرطوم مر جائیں گے۔ بعد ازاں آنکھوں سے تصور کرے اور مراقبہ میں پرواز کرے اور دیکھے کہ دل کے اردگرد ایک وسیع میدان ہے جس میں شفیع الامت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس ہے۔ اس وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ اور درود شریف پڑھے تب اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حکم ہوگا کہ اے صاحبِ تصور! یہ خاص مجلسِ محمدیؐ ہے اور شیطان کو قدرت نہیں کہ اس مقام تک پہنچے۔ اس کے بعد طالبِ مولیٰ حق و باطل کی تحقیق کر لیتا ہے۔ اعتبار کی خاطر پہلے دل کے اردگرد چار میدانوں کا تحقیق سے معائنہ کرے جیسا کہ میدانِ ازل کا مشاہدہ، میدانِ ابد کا مشاہدہ، عرش سے تحت الثریٰ تک دنیا کے طبقات کا مشاہدہ اور میدانِ عقبیٰ کا مشاہدہ۔
دل میں قلب ہے اور قلب میں سرّ ہے اور سرّ میں اسرار ہیں اور اسرار سے مراد مشاہدۂ نورِ حضور، اللہ کی معرفت، قرب اور دیدارِ پروردگار ہے۔ مرشد کامل طالبِ صادق کو روزِ اوّل مشاہدۂ دل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے اور مرشد ناقص دن رات چلہ و ریاضت کرواتا ہے۔ مرشد کامل دل کی یہ حالت طالب پر تصور کے ذریعے کھولتا ہے اور دل کے گرد چار میدانوں کا مشاہدہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسمِ الٰہی یَا فَتَّاحُ کی مدد سے دکھاتا ہے۔ اس کے بعد طالب اسمِ اللّٰہ اور اسم مُحَمَّدٌ کو تصور میں لاتا ہے اور اپنی نگاہ ان دونوں اسما پر رکھتا ہے اور پھر دریائے توحیدِ الٰہی میں غوطہ لگاتا ہے اور

ذکرِ اللہ کے غلبات کی بدولت غرق ہو کر درج ذیل آیت کے مطابق خود سے بیخود ہو جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۞ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيْتَ (سورۃ الکہف۔24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کرو کہ خود کو بھی فراموش کر دو۔

وہ اسمائے شریفہ یہ ہیں:

اللّٰہ

محمد ﷺ

جان لو کہ معرفت، معراج، محبت، ارواح سے ملاقات، قرب، مشاہدۂ اسرارِ ربانی، فنا فی اللہ بقا باللہ فقیر کے مراتب کی اساس ابتدا سے انتہا تک توحیدِ سبحانی ہے جو اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے اور تصور، تفکر، تصرف، توجہ اور توکل عطا کرتی ہے۔ ہر طرح کے اذکار، حضوری، علمِ کلماتِ ربانی اور الہامِ الٰہی اسمِ اللہ ذات میں شامل ہیں۔ اسمِ اللہ ذات کے تصور کی مشق جس میں تفکر سے انگلی کے ساتھ دل پر اسمِ اللہ ذات لکھا جاتا ہے' جب تاثیر کرتی ہے تو راز عطا کرتی ہے۔ اسی اسمِ اللہ ذات

سے درج ذیل (آیات میں بیان کردہ) علوم حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ:

❁ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۃ البقرہ۔31)

ترجمہ: اور آدم (علیہ السلام) کو تمام اسما کا علم سکھایا۔

❁ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ (سورۃ العلق۔1-5)

ترجمہ: (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) اپنے ربّ کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا فرمایا۔ پڑھیے اور آپ کا ربّ بہت کریم ہے۔ جس نے قلم سے علم سکھایا۔ انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

❁ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝ (سورۃ الرحمٰن۔1-4)

ترجمہ: (وہ) رحمٰن ہے۔ جس نے قرآن سکھایا۔ اسی نے انسان کو پیدا فرمایا۔ اسی نے اسے بیان سکھایا۔

❁ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ (سورۃ بنی اسرائیل۔70)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

❁ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (سورۃ البقرہ۔30)

ترجمہ: میں زمین پر اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

❁ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝ (سورۃ المزمل۔8)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کے نام کا ذکر کرتے رہیں اور اور ہر طرف سے ٹوٹ کر اسی کی

طرف متوجہ رہیں۔

❁ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى (سورۃ الاعلیٰ۔15)

ترجمہ: اور وہ اپنے ربّ کے اسم کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

❁ عِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشِفَةِ

ترجمہ: علم دو طرح کے ہیں علمِ معاملہ اور علمِ مکاشفہ۔

جب علمِ مکاشفہ سے معرفتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے تو علمِ معاملہ خود بخود اسی علمِ مکاشفہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ اس لیے کہ تصور اسمِ اللہ ذات کی مشق کی کثرت سے کتب الا کتاب بے حجاب ہو جاتی ہے اور مشق کرنے والا ہر ظاہری و باطنی علم اور تمام کلماتِ حق جان لیتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (سورۃ الکہف۔109)

ترجمہ: فرما دیجئے اگر سمندر میرے ربّ کے کلمات کے لیے روشنائی بن جائے تو وہ سمندر میرے ربّ کے کلمات کے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا اگرچہ ہم اس کی مثل اور (سمندر) مدد کے لیے لے آئیں۔

اسی علم اور تصور اسمِ اللہ ذات کی مشق سے تزکیہ نفس، تصفیہ قلب، تجلیہ روح اور تجلیہ سرّ ہوتا ہے۔ جو ان مراتب پر پہنچ جائے اس کا وجود قلب کا لباس پہن لیتا ہے، قلب روح کا لباس پہن لیتا ہے اور روح سرّ کا لباس پہن لیتی ہے۔ جب یہ تمام یکتا ہو جاتے ہیں تو خوف اور وہم طالب کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ ظاہری حواس بند ہو جاتے

ہیں اور باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔اس کے بعد وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ[1] کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ جب روحِ اعظم آدم علیہ السلام کے وجودِ معظم میں داخل ہوئی تو سب سے پہلے روح نے وجود کے اندر سے یَا اللّٰہ کہا۔اللہ کا نام لیتے ہی بندے اور ربّ کے درمیان کوئی حجاب باقی نہ رہا۔لیکن ابھی بھی تا قیامت کوئی اسم اللہ ذات کی انتہا اور کنہہ تک نہ پہنچ سکے گا۔

بیت:

ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخوان
اسم اللہ با تو ماند جاودان

ترجمہ: تو جو کچھ پڑھنا چاہتا ہے اسمِ اللہ ذات سے پڑھ کیونکہ اسمِ اللہ تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

جو فقیر ظاہری علم سے دوستی نہیں رکھتا وہ باطن میں انبیا کی مجلس میں کوئی جگہ نہیں پاتا بلکہ خارج ہو جاتا ہے۔ جو ظاہری عالم فقیر کامل سے باطن میں معرفتِ الٰہی اور ذکرِ اللہ طلب نہیں کرتا وہ آخرت میں بھی اللہ کی معرفت سے محروم رہے گا کیونکہ عارف فقیر مرشد سے ذکرِ اللہ طلب کیے بغیر دل سے دنیا کی محبت نہیں جاتی اور اسمِ اللہ ذات کے بغیر دل کی سیاہی، کدورت اور زنگار دور نہیں ہوتا اور نہ ہی خطراتِ شرک و کفر دل سے باہر نکلتے ہیں۔

---

[1] اور میں اس میں اپنی روح پھونک دوں۔(سورۃ الحجر۔29)

بیت:

از دل بدر کن بیشہ خطرات را

تا بیابی وحدت حق ذات را

ترجمہ: اپنے دل سے خطرات کے جنگل کو نکال دے تا کہ تو وحدتِ ذاتِ حق پالے۔

حدیث:

❀ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنۡظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمۡ وَ لَا اَعۡمَالِکُمۡ بَلۡ یَنۡظُرُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَ نِیَّاتِکُمۡ

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ اعمال کو بلکہ وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق دل کو اس طرح زندہ کر دیتی ہے جس طرح پژمردہ گھاس بارش کے قطروں سے زندہ ہو جاتی ہے اور زمین سے سبزہ اُگ آتا ہے۔ تصورِ اسمِ اللہ ذات کی کثرت سے مشق کرنے والے کے وجود پر جتنے بھی بال ہیں سب بالوں کو زبان مل جاتی ہے اور اس پر اللہ کا نام یا اللہ جاری ہو جاتا ہے۔ تصورِ اسمِ اللہ ذات کرنے والے کے لیے یہ مشق عمر بھر کے لیے جن وانس شیاطین کے شر سے حصار بن جاتی ہے۔ تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والے کے لیے قبر گھر کی مثل اور اس کی نیند دلہن کی نیند جیسی ہوتی ہے۔ اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو دیکھتے ہی منکر نکیر مؤدب اور حیران ولب بستہ رہ جاتے ہیں اور کہتے ہیں آفرین ہو، مرحبا، خوش آمدید۔ اسمِ اللہ ذات کا یہ طریق راہِ فقر کا مغز اور راز ہے۔ مشق کرنے والا ہمیشہ انبیا و اولیا اللہ

کی مجلس میں ان سے ملاقات کرتا ہے۔ جن میں سے بعض کو وہ جانتا ہے اور بعض کو نہیں۔ جنہیں وہ جانتا ہے وہ ولی اللہ ہیں جو ذکرِ اللہ کی جلالیت کی بدولت وجد میں آ کر شوریدہ حال اور پُر جوش ہو گئے ہیں اور جنہیں وہ نہیں جانتا وہ اللہ کی قبا تلے پوشیدہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ اِنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ

ترجمہ: بیشک میرے ایسے بھی اولیا ہیں جو میری قبا تلے ہیں جنہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والے سے دوزخ کی آگ ستر سال کی دوری پر چلی جاتی ہے اور بہشت ستر سال کی راہ طے کر کے اس کے استقبال کے لیے آتی ہے۔

تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق چھ قسم کی ہوتی ہے: اسم اللّٰہ، اسم لِلّٰہ، اسم لَہٗ، اسم ھُو، اسمِ محمدؐ اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جب طالب ہر ایک اسمِ اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ سرورِ کائنات اور کلمہ طیب میں محو ہوتا ہے تو اس کا ہر پوشیدہ گناہ اسمِ اللہ ذات کے نور میں چھپ جاتا ہے۔ یہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ کا مرتبۂ کمال ہے جہاں تک عارف باللہ ہی پہنچتا ہے۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا[1] سے مراد یہ ہے کہ موت کے جتنے بھی مراتب ہیں زندگی میں ہی دیکھ لیے جائیں۔ مراتبِ موت کیا ہیں؟ یہ کہ جان کنی کے وقت سے لے کر حساب کتاب اور عذاب و ثواب کے معاملات نبٹا کر اور پل صراط سے گزر کر بہشت میں آیا جائے اور حوضِ کوثر پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

---

[1] مرنے سے قبل مر جاؤ۔ (حدیث)

دست مبارک سے شرابِ طہور کا جام نوش کیا جائے اور پانچ سو سال اللہ ربّ العالمین
کے حضور رکوع میں اور پانچ سو سال سجدے میں پڑے رہیں، اس کے بعد حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کرنے والوں کی صفت میں شامل ہوا جائے کہ اس صف میں
ہر روح ذکرِ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں مشغول دیدارِ ربّ العالمین
سے مشرف ہوتی ہے یہ دیدار وہ ظاہری آنکھوں سے نہیں بلکہ دل کی آنکھوں سے دائمی
اور خفیہ طور پر کرتی ہیں۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے
یہ مراتب جامع مرشد تصورِ اسمِ اللہ ذات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
کی قوت سے کھولتا اور دکھاتا ہے۔ جامع مرشد سروری قادری ایسا ہی ہونا چاہیے۔

اے عزیز! ذاکر پر ذکر تب تک اثبات نہیں کرتا جب تک وہ کلیدِ ذکر ہاتھ میں نہ
لے اور کلیدِ ذکر اسمِ اللہ ذات کا تصور ہے جس سے اس قدر ذکر کھلتے ہیں کہ شمار میں
نہیں آتے۔ چنانچہ وجود پر جتنے بھی بال ہیں سب علیحدہ علیحدہ اس طرح ذکرِ اللہ کا نعرہ
لگاتے ہیں کہ سر سے قدم تک گوشت پوست، رگ، مغز، ہڈیاں سب جوش میں آکر
ذکرِ اللہ کرتے ہیں۔ یہ مراتب صاحبِ تصور اسمِ اللہ ذات کے ہیں جس کے مغز و
پوست میں اس ذات کے علاوہ کچھ نہیں۔ نیز ذکر چار چیزوں کے بغیر اثبات نہیں کرتا
اوّل غرق فنا فی اللہ کا مشاہدہ، دوم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری، سوم
ماسویٰ اللہ سے نجات، چہارم بقا باللہ کے مراتب پر پہنچنا۔ ان چاروں مراتب کا تعلق
ان اذکار سے ہے جیسا کہ ذکرِ خفیہ جس سے چشمِ عیاں حاصل ہوتی ہے، ذکرِ حامل جس
سے نفس فنا ہوتا ہے، ذکرِ سلطانی جس سے روح فرحت پاتی ہے اور ذکرِ قربانی جس

سے قلب کو حیات ملتی ہے۔ ان سب اذکار اور علوم کا مجموعہ ذکرِ حیّ قیوم ہے جس سے اس قدر سرّ اسرارِ سبحانی اور مشاہدۂ ربوبیتِ رحمانی کھلتے ہیں جن کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ جو شخص ذکر سے دیوانہ اور بے خود ہو جائے تو اس کے وجود پر ہاتھ رکھ کر دیکھو، اگر اس کا وجود انگارے کی مثل آگ سے بھی گرم تو (جان لو کہ) وہ معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ کے مشاہدہ میں مشغول ہے اور اگر اس کا وجود پانی سے بھی زیادہ سرد ہو گویا کہ مر چکا ہو تو سمجھو وہ انبیا و اولیا کی مجلس میں ان سے ملاقات کر رہا ہے۔ یہ مراتب توحید سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن جو وجود نہ سرد ہو نہ گرم تو وہ اہلِ تقلید میں سے ہے جو محض آہ و زاری اور شور و فغاں کر رہا ہے۔

جان لو کہ جب قلب جنبش میں آتا ہے تو صاحبِ قلب اسمِ اللہ ذات کے تصور سے قلب پر اسمِ اللہ ذات کا نقش درست دیکھتا ہے اور ہر حرف کے درمیان سے آفتاب کی مثل شعلۂ نور پیدا ہو کر قلب کے اردگرد روشنی بکھیرتا ہے جس سے قلب مکمل طور پر نورِ ذات کی تجلیات میں گھر جاتا ہے اور زبان سے یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جاری ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی سالک اسمِ اللہ ذات کے تصور میں مشغول ہوتا ہے تو طالب کے وجود کے ساتوں اندام اور قلب نورِ توحیدِ الٰہی کا لباس پہن لیتے ہیں اور سالک توحید کے دریائے عمیق میں غرق ہو جاتا ہے۔ جب وہ توحیدِ سبحانی کے دریا میں مستغرق ہو جائے تو حیات و موت میں توحید سے باہر نہیں آتا اور دائمی طور پر اللہ تعالیٰ سے اس کی حضوری میں ہمکلام رہتا ہے اور ہمیشہ مجلسِ محمدیؐ سے مشرف رہتا ہے۔ اسے دونوں جہان کا نظارہ حاصل ہوتا ہے اور کوئی بھی چیز اس سے
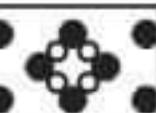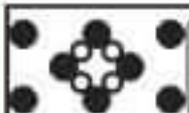
پوشیدہ نہیں رہتی۔

اللہ

جب سالک اسم لِلّٰہ کے تصور میں مشغول ہوتا ہے تو اسے حسن و سرود پسند نہیں آتا اگرچہ حسن حضرت یوسف علیہ السلام کی مثل اور سرود حضرت داوٗد علیہ السلام کے گلے کی مثل خوش آواز ہو۔ جو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی آواز سنتے ہی روزِ الست سے اللہ تعالیٰ کے شوق میں مست اور انوار و تجلیات کے دیدار میں غرق ہوا سے مخلوق کے حسن سے کیا سروکار؟ وہ ذاتِ واحد کو ہی مانتا اور جانتا ہے اور ہمیشہ توحید میں مستغرق رہتا ہے۔ نقش یہ ہے:

لِلّٰہ

جب سالک اسم لَہٗ کا تصور کرتا ہے تو یہ اسم جو تمام عالم کا مشکل کشا اور باطنی کی صفائی کرنے والا ہے' پڑھنے والے کو حضوری عطا کر کے معرفتِ توحید تک پہنچا دیتا ہے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نظر تلے رہتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ کونین سے خالی کر لیتا ہے، نفس اور شیطان کو قتل کر دیتا ہے۔ تب نفس قلب کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور قلب روح میں ڈھل جاتا ہے اور روح سِرّ کا لباس پہن لیتی ہے۔ جب چاروں ایک

دوسرے میں محو ہو جاتے ہیں تو فنافی اللہ کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ نقش یہ ہے:

لَہٗ

جب سالک اسم ھُو کا تصور کرتا ہے تو علمِ دعوت آغاز میں ہی اسے حضوری میں پہنچا دیتا ہے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں آیاتِ قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ یہ مراتب دعوت کے عامل حافظِ ربانی کے ہیں جس کا قلب زندہ اور نفس فنا ہوتا ہے اور روح عیاں دیدار سے فرحت پاتی ہے۔ جو اس طریقے سے دعوت پڑھے وہ حضوری میں کامل اور دعوتِ قبور کا عامل ہو جاتا ہے۔ نقش یہ ہے:

ھُو

جب طالب اسم محمدؐ کا تصور کرتا ہے تو اس کی ہر بات پُر نور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے ہوتی ہے اور وہ لا یحتاج ہو جاتا ہے۔ جس پر اسم محمدؐ تاثیر کرتا ہے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور قلبِ سلیم حاصل کر کے صراطِ مستقیم پر گامزن ہو جاتا ہے اور صاحبِ عظمتِ عظیم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہمدم، ہمقدم، ہم جسم، ہم جان، ہم زبان، ہم کلام، ہم نظر اور ہم سماعت ہو جاتا ہے اور وجود پر شریعت کا لباس پہن لیتا ہے۔ صاحبِ تصور اسم محمدؐ نہ دم مارتا ہے نہ شور مچاتا ہے اور اسے وہ مرتبہ حاصل ہو جاتا

ہے جس کے متعلق حدیث مبارکہ ہے:

❁ اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹنے کا نام ہے۔

اسم محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حرف 'م' سے معرفتِ الٰہی کا مشاہدہ کھلتا ہے اور حرف 'ح' سے حضوری حاصل ہوتی ہے اور حرف 'م' دوم سے کونین کا نظارہ حاصل ہو جاتا ہے اور حرف 'د' سے ورد شروع کرتے ہی حضوری اور جملہ مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہ چاروں حروف تیغ برہنہ کی مثل کفار اور یہود کو قتل کرنے والے ہیں۔ نقش یہ ہے:

محمد ﷺ

جو اسم فقر کا تصور کرتا ہے وہ لایحتاج ہو جاتا ہے اور تمام دنیا و عقبیٰ کے خزانوں کا تصرف اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ جس کام کے لیے کہتا ہے کہ اللہ کے حکم سے ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔ جب طالب اسم فقر کا تصور کرتا ہے تو وہ اسے سلطان الفقر کی مجلس تک پہنچا دیتا ہے۔ اسے کل و جز کی جمعیت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ فنا فی اللہ بقا باللہ کا مرتبہ پا لیتا ہے۔ تصور فقر یہ ہے:

الفقر فخری		صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو اللہ کے قرب اور حضوری سے ایسی توجہ کی قوت حاصل کر لے اس کی توجہ روزِ قیامت تک جاری رہتی ہے۔ دائرہ دماغ یہ ہے:
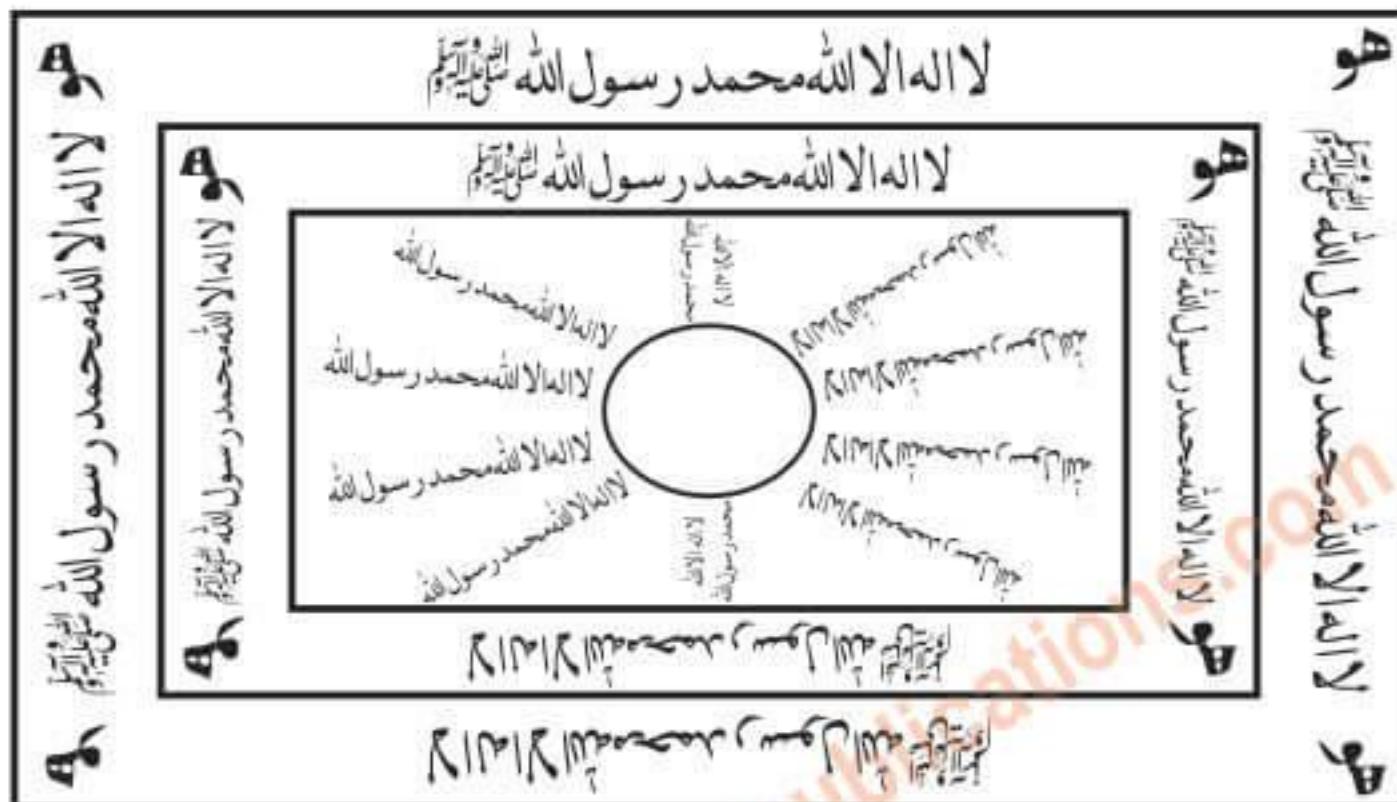
جان لو کہ اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تصور کی اساس کلمہ طیب کا تصور ہے جس سے صاحبِ تصور پر سب سے پہلے دو علم واضح اور روشن ہوتے ہیں اوّل عبادات اور معاملات کا ظاہری علم، دوم معرفتِ توحید اور نورِ ذات کے مشاہدات کا باطنی علم۔ علم دو ہیں علمِ معاملات اور علمِ مکاشفات۔ ان تینوں کا نقشِ تصور یہ ہے:
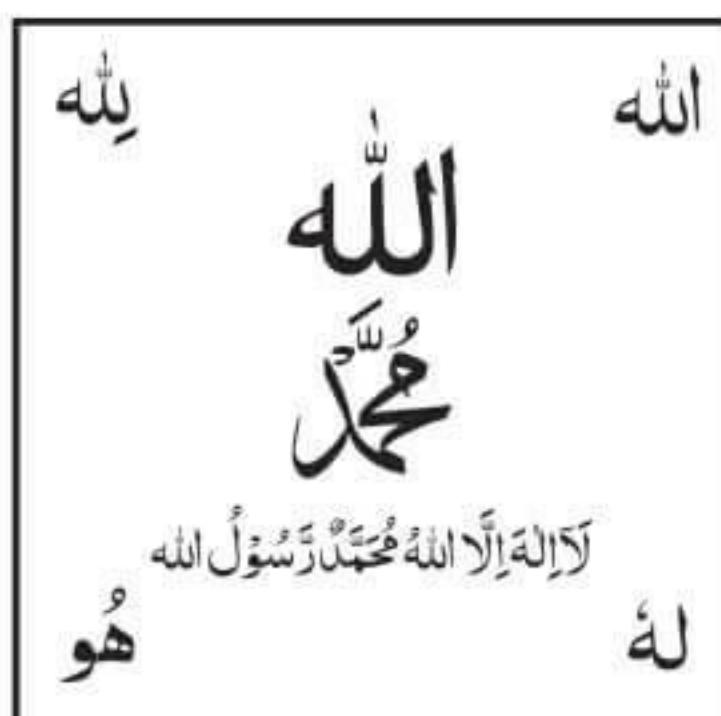
اسم اللہ اسم معظم ہے، اسم لِلّٰہ اسم مکرم ہے، اسم لَہٗ بزرگ اور عظیم ہے، اسم ھُو اسمِ اعظم ہے جو ایک بار میں ہی حضورِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور پہلے ہی روز خاتم الانبیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری عطا کر دیتا ہے جہاں اسے نہ رجعت ہوتی ہے نہ غم۔ اس دائرہ کا نقش یہ ہے۔
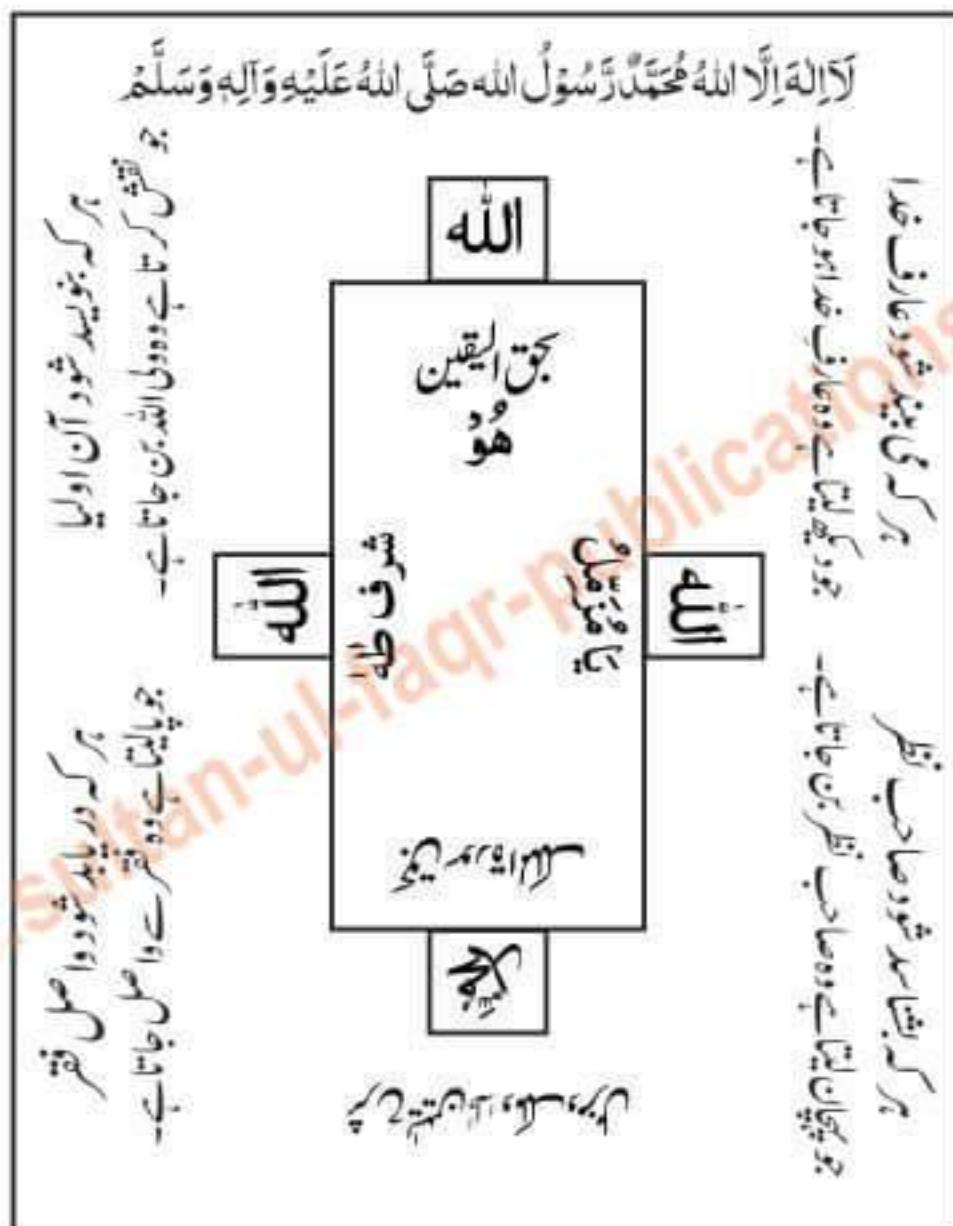
یہ جملہ مقاماتِ ذات وصفات تصور کی مشق اور نفس کی مخالفت سے حاصل ہوتے ہیں جب تفکر کی انگلی سے ناف اور قلب سے سر تک اسمِ اللہ ذات لکھا جاتا ہے۔ مشق مرقومِ وجودیہ کی بدولت کل و جز کی ہر شے نورِ محمدی سے روشن ہو جاتی ہے اور اسمِ اللہ ذات کے تصور کی بدولت طالب کو کامل جمعیت، معرفتِ الٰہی اور توحیدِ معبود حاصل ہوتی ہے۔ مشق مرقومِ وجودیہ کا دائرہ یہ ہے:
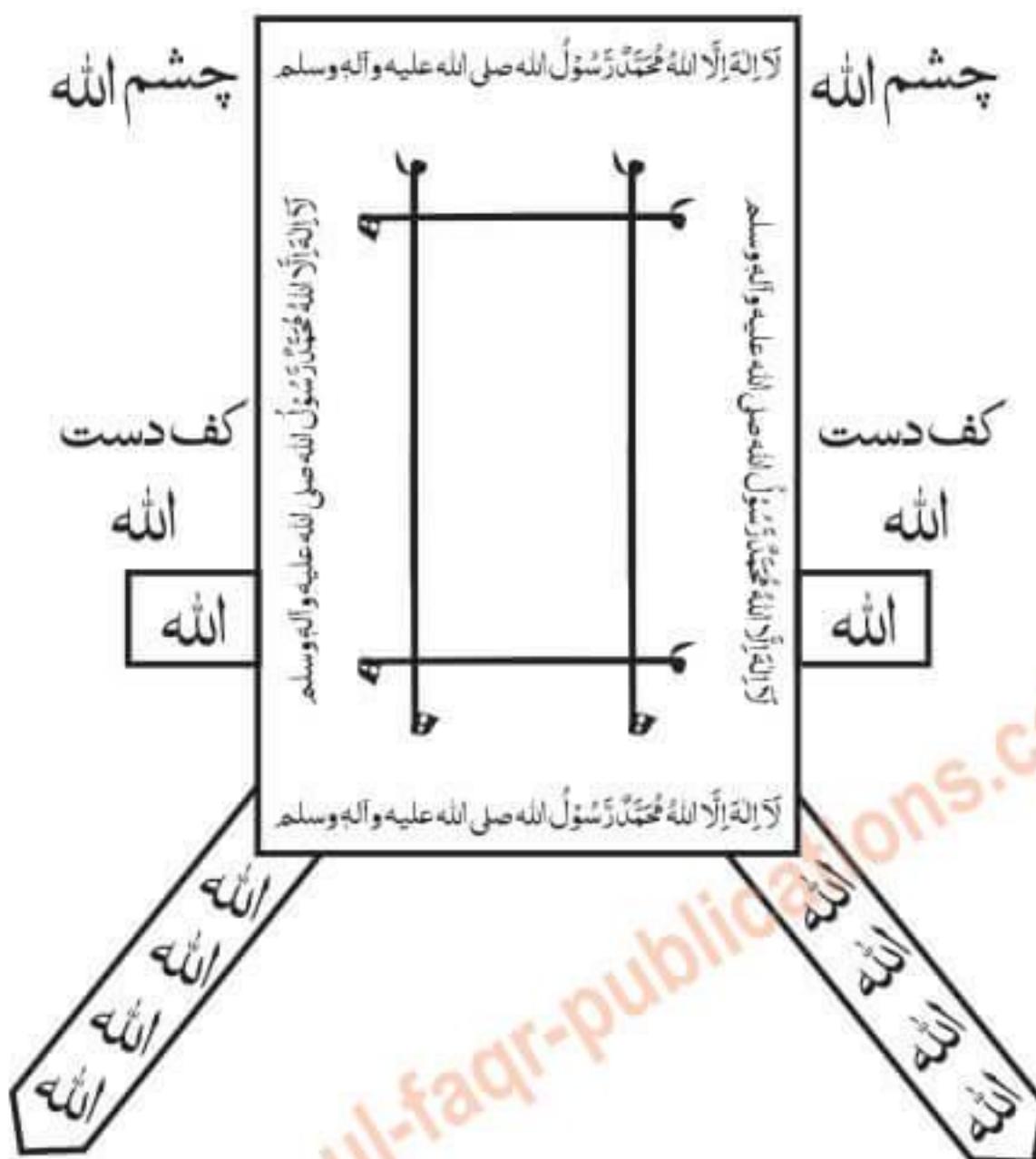
ختم شد

اس کتاب کا نسخہ 17 ذیقعد 1383ء بروز جمعۃ المبارک حضرت پیر محمد حسین شاہ صاحب ہمدانی ٹبہ پیران جھنگ، پاکستان' کی یادگار کے طور پر لکھا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ اَھۡلِ بَیۡتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ٥

بدانکہ ہرکسی غریب مظلوم عاجز شدن پریشان محتاج ہلاک از روزگار دنیا مستحق کثیر العیال سقیم الاحوال طاقت وقوت ندارد در فقر و فاقہ میگذارد آنرا میباید کہ مطالعہ این کتاب از آنکہ گنج دین است۔ ہریک گنج ظاہری و باطنی میکند معلوم و خلق خادم و او مخدوم۔ ازین ہریک مطالب کلی دریابد و جمیع خزائن اللہ در دست دارد و از علم تصوف دقیق از طریق تحقیق میکشاید۔ ہرکہ این کتاب را در مطالعہ دارد و برآن عمل کند عارف باللہ صاحب توفیق شود و ہمیشہ در حضور پرنور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف باشد و ارواح جمیع انبیا و اولیا اللہ با و ملاقات کنند و ہیچ چیز پیدا و پنہان از و پوشیدہ و مخفی نماند۔ این طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عطا اللہ فیض فضل اللہ از طریق تحقیق۔ این کتاب صاحب ابتدا و انتہا را در معرفت خدا تمام است۔ ہرکہ میخواند عالم فاضل صاحب تفسیر گردد ازین کتاب چہار علم دریابد علم کیمیا اکسیر و علم دعوت تکثیر و علم ذکر اللہ روشن ضمیر و علم استغراق با تاثیر صاحب نظر بر نفس امیر۔ این کتاب محک محکم است از برای مریدان صدیق و طالبان تحقیق و عارفان تدقیق و واصلان بحق رفیق و علمایان با توفیق و فقیران فنا فی اللہ غریق بواحدانیت دریائے عمیق۔ ہرکہ ازین کتاب اسم اعظم گنج بیرنج نیافت سوال برگردن او و بال برین تصرف از علم است۔ کسیرا کہ عقل و دانش و شعور تمام است کہ این کتاب بحکم اللہ

وبنظر رحمت اللہ مرقوم ومنظور وباجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رقم حضور شدہ۔

سالک را باید کہ اوّل مرشد کامل صاحب علم وصاحب شریعت واقف طریقت قادری سروری باشد از و دست بیعت گیرد بعدہٗ در سلوک درآید کہ ہر طریقہ را انتہا با بتدا قادری نرسد اگرچہ بریاضت سر بسنگ زند۔ مرشد قادری جامع است مجمل، ظاہر باطن باشتغال ذکر فکر است و در طریقہ قادری ظاہری و باطنی قرب معرفت اللہ وحضور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باوصال است۔

المطلب آنکہ در حین حیات از کفر وشرک نجات، عارف باللہ متبرکات قدرت سبحانی محبوب ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز پنج ہزار طالبان ومریدان خود را ہمیشہ وہر روز فیض میدادند، سہ ہزار در معرفت نور غرق بمشاہدہ بوحدانیت اِلَّا اللہُ میبر دند و ہر این سہ ہزار بمراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہُ رسیدند، دو ہزار داخل مشرف مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میبردند۔ اینچنین سلک سلوک حضوری بتوجہ باطنی حاضرات اسم اللہ ذات وبکلمہ طیبات ذکر ضرب ذوق سخاوت تصور تصرف در طریقہ قادری از یکدگر تا قیامت باز نماند، مثل روشنی آفتاب طلوع تابش ہر دو جہان واضح وفیض برمیگیرند۔

ابیات:

باھُوؒ این کیمیای گنج مفلس رانمود ہر کرا عقل است حاصل کرد زود

اسم اعظم انتہا با ھُو بود ورد باھُوؒ روز و شب یاھُو بود

کور چشم کے ببیند آفتاب کور را از آفتابست صد حجاب

بدانکہ قادری را فتح از طریقہ قادری است۔ اگر قادری بطریقہ دیگر رجوع آرد وخلاص بطلبد اہل گمراہ بے برکت ومراتب اوسلب شود۔ اما سالک را مرشد کامل گرفتن ضرور است۔ شغلے کہ بغیر مرشد کامل کند طالب اللہ را ہیچ فائدہ ندہد ونتیجہ ندارد و بمقام منزل نرساند۔ قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ و در حدیث آمدہ است اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ۔ اگر مرشد کامل قادری پیدا نشود لازم است کہ این کتاب را ہر روز در مطالعہ دارد و باخلاص خواند ویقین صادق دارد کہ

آنرا مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دست دہد، سرّ اسرار الٰہی برو کشف گردد، از وہیچ چیز آنچہ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ است مخفی و پوشیدہ نماند۔ خوانندہ این کتاب عارف الحق و رہنمای خلق شود۔ ہر کہ محتاج باشد این مرقوم را بخواند و بتکرار نماید اولیا اللہ لایحتاج گردد، اگر مفلس خواند غنی گردد، اگر پریشان خواند صاحب جمعیت گردد۔ ہر کہ این کتاب را ابتدا و انتہا داند آنرا احتیاج دست بیعت مرشد ظاہر نماند۔ اگر صاحب رجعت خواند از رجعت خلاص شود، اگر مردہ دل خواند زندہ دل گردد و اگر جاہل خواند بعلم علوم کشف احوالات حی قیوم رسد، حقیقت ماضی و حال و استقبال معلوم گردد۔

ابیات:

اصل یقین است یقین اے یار کن | محرم اسرار شوی از کنہ کن
اصل یقین است یقین مصطفیٰؐ | اصل یقین است یقین مرتضیٰؓ
اصل یقین است یقین اگر شود | کار تو از ہفت فلک بگذرد

المطلب آنکہ مرشد کامل را باید کہ طالب اللہ را اوّل بشروع اسم اللہ ذات بمرتبہ نور فی اللہ مشرف دیدار حضور رساند کہ طالب را احتیاج ریاضت خلوت و چلہ نماند۔ اہل حضور لایحتاج را چہ احتیاج است ورد وظائف و دعوت خواند۔ آدمی از قید نفس و شیطان ہر گز خلاص نشود و از دنیا دل سرد نگردد تا آنکہ مرشد کامل نگیرد و باسم اللہ ذات متبرکات مشغول نگردد و از تصور اسم اللہ ذات ذکر غرق ربوبیت نور کشاید طالب اللہ را ہر مطلب از نور حضور نماید۔ ظاہر و باطن لوح محفوظ در لوح ضمیر در آید و از حاضرات تصور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ذکر پاکی بر عبد کشاید طالب اللہ در ہر دو جہان بہرہ بخشد بمطلب بہرہ ور نماید۔ مرشد طالب صادق را از زین ہفت کلید ہفت قفل حاضرات میکشاید و بریکدم و یکقدم طالبانرا مطلب و مقصود ہر دو جہان بنماید آنچہ تصرف ظاہری و تصرف باطنی و تصرف ازلی و تصرف ابدی و تصرف دنیا و تصرف عقبیٰ و تصرف غرق فنا فی اللہ مولیٰ و تصرف توحید معرفت از مراتب قرب اعلیٰ و اولیٰ۔ اینچنین راز بی ریاضت گنج بیرنج مرشد قادری سروری کامل مکمل جامع مجموعۃ الفضل میدہاند۔

بدانکه اللہ تعالیٰ فقیران صاحب حاضرات اسم اللہ ذات را چنان قوت بخشیدہ است اگر خواہند از مؤکلان مشروحاً علم کیمیا یا آنکہ سنگ پارس کہ با آہن چسپاند زر سرخ شود مؤکلان از غیب الغیب برکت اسم اعظم بدست آوردہ میدہند لیکن فقیران فنا فی اللہ دوام استغراق مع اللہ اند، ظاہر چنان دل غنی و در باطن مجلس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ مرتبہ مؤکل مراتب تمامیت دنیا و جانب کیمیا و سنگ پارس بگوشہ چشم نہ نگرد اگرچہ از فقر فاقہ خون از جگر بنوشد۔ قولہ تعالیٰ وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۔ دانی کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را اصحابان و یاران پرسیدند کہ یا حضرت کدام چیز بہتر است کہ بقرب اللہ تعالیٰ رساند فی الدنیا والآخرۃ و یا حضرت کدام چیز کہتر است کہ از قرب حق سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ بُعد و دوری دہد فی الدنیا والآخرۃ و موجب ذلت است۔ از زبان درفشان حضرت پیغمبر صاحب فرمودند کہ دوست دارید معرفت اللہ و فقر را کہ ازین ہر دو نعمت سرفرازی و فخر دارین است، نہ بیند بسوی دنیا مگر بحقارت ازینکہ دنیا متاع شیطان است۔

ای عزیز! آدمی را با اعمال ظاہر دل طاہر نگردد، از نفاق بیرون نہ برآید تا آنکہ مشق اسم اللہ ذات آتش سوز دو دل از سیاہی و زنگار خلاص نگردد و بذکر خاص اخلاص نہ پذیرد و بغیر از ذکر زندگی دل نشود و نفس ہرگز نمیرد اگرچہ تلاوت تمام قرآن ہر روز کند و مسئلہ فقہ خواند یا آنکہ بسیار زہد و ریاضت کوز پشت شود ہمچون موی باریک گردد ہمچنان دل سیاہ ماند، بغیر از مشق تصور اسم اللہ ذات ہیچ فائدہ ندارد و اگرچہ بریاضت سر بسنگ زند۔ و مشق تصور اسم اللہ ذات کنندہ معشوق بے مشقت و محبوب بے محنت، این مراتب مرغوب است۔

اگر شخصی زمین را طے کند و بزیر اقدام او شود نیم گام ہمیشہ پنج وقت نماز در خانہ کعبہ با سنت جماعت میخواند ہمیشہ ہم صحبت با مہتر خضر علیہ السلام دارد و مقابلہ علم کند و از حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین صلوات اللہ علیہم اجمعین و از خاتم النبیین تا بروز قیامت با ہر یک ارواح انبیا و اولیا اللہ صاحب مراتب مومن مسلمان دست مصافحہ کند و ملاقات مجلس بود و ہر یک ارواح را نام بداند و بشناسد و آنچہ بروی زمین صاحب ورد و ظائف اہل دعوت و حافظ تلاوت قرآن کہ شب و روز بطہارت میخوانند یا شخصی

تمام دنیا بدست آرد شب و روز تصرف کند فی سبیل اللہ و سخاوت کند و نافع المسلمین باشد ازین ہمہ چیز بہتر است کہ در تصور اسم اللہ ذات غرق شدن و ملازم و مشرف مجلس سرور کائنات بودن۔ باید دانست کہ بندہ از ذکر خدا نباشد یکدم جدا۔ حدیث: اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَةٌ وَ كُلُّ نَفْسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ مَيِّتٌ۔

ابیات:

ہر کہ دیوانہ شود در ذکر حق　　زیر پائش عرش و کرسی نہ طبق

ہر کہ غافل میشود ذکر از خدا　　نفس او فربہ شود کفر از ریا

بدانکہ اوّل مرشد کامل را فرض است کہ طالب اللہ را مقام خوف و مقام رجا و مقام کشف القبور و مقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور نماید بعد از ان طالب اللہ را علم معرفت تلقین کند۔ چنانچہ اوّل بذکر و فکر و مراقبہ و بورد وظائف مشغول نگرداند بجز تصور اسم اللہ حضور کہ با تفکر اسم اللہ ذات باطن معمور۔ مرشد کامل را باید کہ اوّل خوشخط اسم اللہ ذات نوشتہ بدست طالب بدہد و بگوید کہ ای طالب! این اسم اللہ بردل نویس۔ چون اسم اللہ ذات بردل بنویسد و بردل سکونت و قرار گیرد و بگوید طالب را کہ ای طالب! از حروف اسم اللہ مثل آفتاب تجلی نور روشنی طلوع زند و گرد بگرد دل ملک لایزال ولازوال میدان وسیع از چہاردہ طبق کہ کونین درآن میدان مثل اسپند دانہ میگنجد و دران میدان یک روضہ گنبد کہ طالب را در نظر می آید و بر دروازہ آن روضہ قفل کلمہ طیب است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہ کلید قفل کلمہ طیب اسم اللہ ذات است۔ چون طالب اسم اللہ بخواند قفل بکشاید و طالب اندرون روضہ درآید و می بیند مجلس عظیم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم صحبت شود قرب حبیب نصیب از حکم حق تعالی با توفیق۔ مرشد کامل صادق صدیق ہمراہ رفیق خواہد شد۔

واگر کسیرا از دل وسوسۂ شیطانی و وہمات نفسانی کہ ہزاران ہزار زنار در وجود آدمی بسبب مذکور موجود مجموع یک و نیم لکھ و دہ ہزار زنار کہ رشتہ زنار سخت تر است از رشتہ یہود و نصاری، ازین سبب سیاہ دل و مردہ افسردہ باشد۔ پس مرشد کامل را باید کہ تصور اللہ ذات فرماید و حروف اسم اللہ ذات و

کلمہ طیبات بتفکر و توجہ بجگر د دل طالب اللہ بنویسد کہ بنوشتن ازین حروف ہا از سر تا قدم چنان پیدا میشود آتش توحید انوار از قرب معرفت دیدار پروردگار کہ یکبارگی سوختہ گردد ز نار بد کردار۔ بعد ازان طالب اللہ مسلمان حقیقی صفات القلب صادق الیقین گردد و غرق فی التوحید و دیدار پروردگار از کفر و شرک بیزار۔

بشنو ای جان من! مرشدان و طالبان را بس بود این یک سخن کہ بہ پہلوئ چپ تو مقام نفس است و بہ پہلوئ راست تو مقام شیطان است۔ پس درمیان دو دشمن جنگ واقع شدہ است۔ پس کسیرا کہ اینچنین دشمنان در ہر دو پہلو مثل زخم تیر یا در خار است آنرا خواب و خوشوقتی چہ درکار است۔ ای دانا بہر دم باخبر باش بلا فرصت موت راچہ اعتبار است۔ پس طالب اللہ باید کہ بتصور اسم اللہ ذات مشغول شود و از میان حروف اسم اللہ پیدا میشود شعلہ تجلی انوار و در آن انوار غرق شود مشرف دیدار پروردگار کہ نہ یاد ماند بہشت و نہ نار یاد ماند لیل نہ نہار کہ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرَّجَآءِ واقع است۔ چون فقیر بمشق اسم اللہ ذات مشغول شود ہر موئ از تن او زبان بکشاید و در جوش درآید بنام اللہ اللہ گویا شود وقلب نعرہ زند سِرِّ ھُو، سِرِّ ھُو، سِرِّ ھُو و روح فریاد کند ھُوَ الْحَقُّ ھُوَ الْحَقُّ ھُوَ الْحَقُّ و نفس این ورد گیرد رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ. نقش مشق وجودیہ اسم اللہ ذات مراتب معشوقی و محبوبی دارد۔
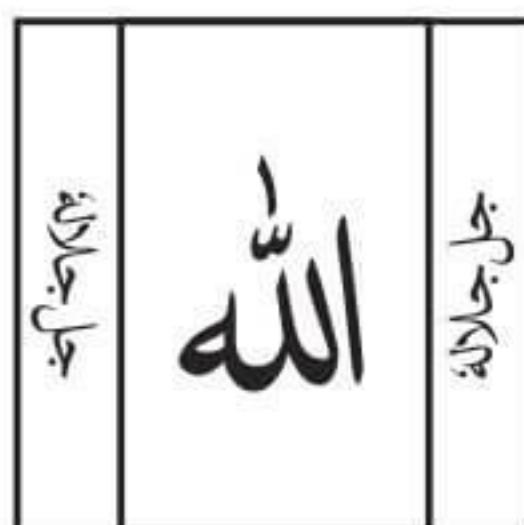
در وجود آدمی دو دم است یکے دم اندرون میرود و دیگر دم بیرون می آید۔ فرشتہ بادم اندرون مؤکل است بحضور حق تعالیٰ عرض کند خداوند! دم اندرون قبض کنم یا باز بیرون بیاید و دم کہ بیرون برآید فرشتہ کہ

مؤکل است او نیز ہمچنان گوید پس بہر دم عرض حضور رب العالمین میشود۔ دم کہ بتصور اسم ذات مشغول شدہ از وجود بیرون آید آن دم صورت میشود خاص نور و می رود بدرگاہ اللہ تعالیٰ حضور و مثل گوہر میشود اگرچہ کونین ہر دو جہان جمع بکنند آنچہ متاع دنیا و بہشت است تا برابر قیمت آن نشود آن گوہر بی بہا است چنانچہ فقیران را خزانچی گوہر خزائن اللہ گویند۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ لیکن طالب را میباید کہ اوّل وضو کامل بسازد و جامہ پاک بپوشد و در جایٔ خالی درآید و مستقبل قبلہ شدہ در قعدہ مربعہ بنشیند و چون خواہد کہ متوجہ استغراق اشتغال اللہ شروع کند ہر دو چشم را بپوشد و در مراقبہ درآید و تفکر اسم اللہ ذات بگیرد۔ اما طالب اللہ را میباید کہ بوقت شروع راہ ہائے شیطانی ظاہر باطن بند سازد و نفسانیت خطرات از خود جدا اندازد و میباید کہ طالب اللہ سہ مرتبہ تسمیہ بخواند و سہ مرتبہ درود شریف بخواند و سہ مرتبہ آیت الکرسی بخواند و سہ مرتبہ سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ بخواند و سہ مرتبہ چہار قل بخواند و سہ مرتبہ سورۃ فاتحہ بخواند و سہ مرتبہ سبحان اللہ تمام تمامیت کلمہ تمجید بخواند ہزار مرتبہ استغفار بخواند و سہ مرتبہ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خواندہ برخود دمد۔ اوّل طالب اللہ را باید کہ بشروع تصور اسم اللہ ذات باتفکر بر دل بنویسد و از تاثیر اسم اللّٰہ سینہ صفائی گیرد و خناس خرطوم بمیرد۔ بعد ازان در چشم تصور کند و در نظر مراقبہ پرواز کند و گرد بگرد دل میدان وسیع و در مجلس حضرت محمد شفیع الامۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درآنوقت لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ و درود بخواند تا از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم شود ای صاحب تصور این خاص مجلس محمدیؐ است و شیطان را قدرت نیست کہ درین مقام برسد۔ بعد ازان طالب اللہ حق و باطل را تحقیق کند۔ بہ اعتبار اوّل معائنہ تحقیق کردن کہ گرد بگرد دل چہار میدان است چنانچہ مشاہدہ میدان ازل و مشاہدہ میدان ابد و مشاہدہ طبقات از عرش تا تحت الثریٰ دنیا و مشاہدہ میدان عقبیٰ، و در دل قلب است و فی القلب سرّیست و در سرّ اسرار و در اسرار مشاہدہ نور حضور معرفت اللہ قرب دیدار پروردگار۔ مرشد کامل طالب صادق را روز اوّل بمرتبہ مشاہدہ دل رساند و مرشد ناقص روز شب چلہ و ریاضت کشاند۔ صورت تصور دل و گرد دل چہار میدان است مرشد کامل بکشاید و بنماید این است، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یا فَتَّاحُ

یَا فَتَّاحُ ۔ بعدازان اسم اللہ واسم محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در تصور دارد و دراسمین نظر دارد بعدازان در دریائے توحید الٰہی غوطہ خورد واز غلبات ذکر اللہ غرق شود واز خود بیخود گردد موافق این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ ۔ اسمین شریفین این اند:

اللّٰه

بدانکہ اساس معرفت معراج محبت ملاقات روحانی وقرب مشاہدہ اسرار ربانی، مرتبہ فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ ابتدا تا انتہا توحید سبحانی تصور تفکر تصرف توجہ توکل مشق کنندہ اسم اللہ ذات بہر نوع انواع ذکر حضور وعلم کلمات ربانی الہام مذکور ۔ تصور راز تاثیر اسم اللہ ذات مشق است کہ بتفکر انگشت بر دل اسم اللہ ذات بنویسد ۔ ازین اسم اللہ ذات معلوم شود علم چنانچہ علم وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا چنانچہ علم اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ چنانچہ علم اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ چنانچہ علم وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ چنانچہ علم اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً چنانچہ علم وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ وچنانچہ علم وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۔ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشَفَةِ ۔ چون علم مکاشفہ معرفت الٰہی بکشاید چنانچہ علم معاملات خود بخود در مکاشفہ می درآید ۔ از آنکہ از مشق مشقت کتاب الاکتاب بی حجاب از تصور اسم اللہ ذات میگردد و ہر یک علم ظاہری و باطنی وکلمات الحق میداند قولہ تعالیٰ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۔ وازین علم مشق تصور اسم اللہ ذات تزکیہ نفس وتصفیہ قلب وتجلیہ روح وتجلیہ سرّ

میشود۔ ہرکہ باین مراتب برسد قالب لباس قلب پوشد وقلب لباس روح پوشد وروح لباس سرّ پوشد۔ چون جملگی یکے گردد خوف وہم از وجود او برخیزد وحواس ظاہری بستہ گردد وحواس باطن بکشاید۔ بعد ازان علم وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ برسد۔ چون روح اعظم در وجود معظم حضرت آدم علیہ السلام داخل شد اوّل روح کہ در وجود گفت يَا اَللّٰهُ بگفتن نام اللہ فی بین العبد والرب ہیچ پردہ نماند تا قیامت برخیزد ہنوز بانتہا و بکنہہ اسم اللہ ذات نرسیدہ باشد۔ بیت:

ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخوان   اسم اللہ با تو ماند جاودان

فقیر یکہ بعلم ظاہری دوستی ندارد در باطن بمجلس انبیا جانیابد خارج است۔ عالمی ظاہر کہ در باطن از فقیر کامل طلب معرفت اللہ و ذکر اللہ نکند عاقبت از معرفت اللہ محروم ماند از برائے آنکہ بغیر از طلب ذکر اللہ از مرشد عارف فقیر حب دنیا از دل نرود و بغیر از اسم اللہ ذات سیاہی وکدورت وزنگار خطرات شرک وکفر از دل بیرون ہرگز نہ رود۔ بیت:

از دل بدر کن بیشہ خطرات را   تا بیابی وحدت حق ذات را

حدیث: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا اَعْمَالِكُمْ بَلْ يَنْظُرُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ مشق تصور اسم اللہ ذات چنان دل را زندہ گرداند چنانچہ گیاہ پژمردہ زندہ شود از باران قطرات مطرات گیاہ خشک وسبزہ از زمین سر برند و زندہ شود۔ و از بسیاری تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق را برتن آنچہ موئ است ہمہ موہائے تن زبان بذکر اللہ کشاید بنام اللہ يَا اَللّٰهُ وتصور اسم اللہ ذات کنندہ را مشق تمام عمر حصار شود از شرّ شیطان الانس وجن۔ تصور اسم اللہ ذات مشق کنندہ را قبر او خانہ وخواب او را نوم العروس و بدیدن منکر ونکیر مشق کنندہ اسم اللہ ذات را در آداب در آیند چون حیران ولب بستہ مانند بگویند آفرین باد خوش آمدی مرحبا۔ از تصور اسم اللہ ذات این طریق خلاصہ سلک سلوک راہ رازِ فقر است۔ صاحب کنندہ مشق ہمیشہ بمجلس ملاقات بہر ارواح انبیا و اولیا اللہ است، بعضی میدانند و بعضی نمیدانند۔ آنکہ میداند ولی اللہ اند بذکر اللہ جلالیت وجد حال شوریدہ جوشیدہ و آنکہ نمیدانند زیر قبای اللہ پوشیدہ۔ چنانچہ اِنَّ اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قِبَائِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ۔ و از صاحب تصور اسم اللہ ذات

کنندہ مشق آتش دوزخ ہفتاد سال راہ میگریزد و بہشت ہفتاد سال راہ پیش استقبال او کند۔

ومشق تصور اسم اللہ ذات شش قسم است اسم اللہ۔ اسم لِلّٰہ و اسم لَہٗ و اسم ھُو و اسم محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وکلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ چون در ہریک اسم اللہ ذات واسم محمدؐ سرورِ کائنات وکلمہ طیبات محو گردد، ہر گناہ زیر لباس نور اسم اللہ ذات میباشد نہفتہ۔ این نیز تمامیت است اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ عارف باللہ رساند۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا آنرا گویند کہ آنچہ مراتب ممات باشد در حیات ببیند۔ مراتب ممات چیست؟ آنکہ از وقت جانکندن ہرچہ حساب کند وعذاب وثواب از صراط گذشتہ در بہشت درآید و از دست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از حوض کوثر ساغر شرابًا طہورا بنوشد و پانصد سال بہ رکوع و پانصد سال بسجود بحضور رب العالمین افتادہ ماند۔ و بعد از ان بمتابعت صف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ دران صف بر ہر روحانی ذکر کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بدیدار رویت رب العالمین مشرف ومعزز گردد نہ بظاہر چشم بلکہ از چشم دل دوام بدیدار لقائی راز۔ این مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ و مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرشد جامع از تصور حاضرات اسم اللہ ذات و از کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم می کشاید و می نماید۔ مرشد جامع سروری قادری چنین باید۔

اے عزیز! بر ذاکر ذکر ثابت نگردد تا آنکہ کلید ذکر بدست نگیرد کلید ذکر تصور اسم اللہ ذات است، چندان ذکر کشاید کہ در شمار نیاید چنانچہ بر تن آنچہ موئے است علیحدہ علیحدہ بذکر اللہ چنان نعرہ زنند کہ از سر تا قدم گوشت پوست رگ مغز استخوان ہمہ در خروش بہ ذکر اللہ درآیند۔ این مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات کہ ہمہ اوست در مغز و پوست۔ و نیز ذکر اثبات نگردد بغیر از چہار چیز یکی مشاہدہ غرق فنافی اللہ دوم حضوریت مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیوم برآمدن از ماسوی اللہ چہارم رسیدن بمراتب بقاباللہ۔ این ہر چہار مراتب باین ذکر با تعلق دارد چنانچہ ذکر خفیہ عین العیان و از ذکر حامل نفس فانی و فرحت روح از ذکر سلطانی و زندگی قلب از ذکر قربانی و ذکر مجموعۃ العلم ذکر حیّ قیوم کہ از و بکشاید سر اسرار سبحانی مشاہدہ ربوبیت رحمانی حساب او کے نوشتہ بتوانی۔ شخصی کہ از ذکر دیوانہ و از خود بیخود

گردد برتن او دست بیند از د، گر وجود او از آتش گرم تر است مثل اخگر غرق است در مشاہدہ معرفت اِلَّا اللّٰہ۔ گر وجود او سرد تر است از آب گوئی کہ مردہ در مجلس انبیا و اولیا اللہ مشرف ملاقات۔ پس اینمراتب از توحید است۔ وجودیکہ نہ سردی دارد نہ گرمی گریان در آہ شور و فغان از اہل تقلید است۔

بدانکہ چون قلب در جنبش در آید صاحب قلب بتصور اسم اللہ بر سر قلب نقش تصور اسم اللہ ذات درست بہ بیند، از میان ہر یک حرف شعلہ نور مثل آفتاب گرد بگرد قلب طلوع تابش روشنی زند و قلب از سر تا قدم در قبض تجلیات نور ذات در آید زبان کشاید یا اللہ یا اللہ یا اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

چون سالک در تصور نام اللہ ذات در آید ہفت اندام قلب قالب از توحید نور اللہ جامہ بپوشد و در دریائے عمیق غریق شود۔ چوں در دریائے توحید سبحانی در آید باز در حیات و ممات از توحید بیرون نبر آید، دوام ہمسخن مع اللہ حضور باشد۔ ہمیشہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف گردد۔ تماشا ہر دو جہان در نظر در آید از ہیچ چیز پوشیدہ و مخفی نماند۔ نقش این است:

اللّٰہ

و چون سالک در تصور اسم لِلّٰہ در آید آنرا حسن و سرود خوش نیاید اگرچہ حسن صورت مثل یوسف علیہ السلام، سرود خوش آواز مثل حنجرہ داؤد علیہ السلام باشد۔ آن آواز شنیدن اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ از الست شوق مست و حسن دیدار انوار از تجلی پروردگار بحسن مخلوق آنرا چہ کار؟ یک را خواند و یکی را داند و دوام در قید توحید بماند۔ نقش اینست:

چون سالک در تصور اسم لَهٗ در آید آن اسم حضور تمام عالم را مشکل کشا باطن صفا خوانندہ را در معرفت توحید رساند دوام در قید بہ مد نظر اللہ بماند و ہر دو دست از کونین بیفشاند، نفس و شیطان را قتل سازد و نفس لباس قلب پوشد و قلب لباس روح پوشد و روح لباس سرّ پوشد، ہر چہار محو گردد مرتبہ فنا فی اللہ حاصل شود۔ نقش این است:

لَهٗ

ہر کہ در تصور اسم ھُوْ در آید علم دعوت شروع آزاد رحضور رساند و تلاوت قرآن آیات مع اللہ خواند۔ این است مراتب عامل دعوت حافظ ربانی قلب زندہ و نفس فانی فرحت روح بعیانی۔ ہر کہ بدین طریق دعوت خواند عامل قبور و کامل حضور شود۔ نقش این است:

چوں در تصور اسم مُحَمَّدْ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در آید ہر سخن او از حضور پُر نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لب کشاید و لا یحتاج شود۔ ہر کرا تصور اسم مُحَمَّدْ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تاثیر کند روشن ضمیر شود و قلب سلیم گردد و در صراطِ مستقیم در آید با عظمت عظیم ہمدم و ہمقدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم جسم و جان و ہم زبان و ہم گویا و ہم شنوا و ہم بینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ بر تن لباسِ شریعت پوشد۔ صاحب تصور اسم مُحَمَّدْ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دم نزند و نخروشد اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ حاصل شود۔ و از 'م' حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشاہدہ معرفت الٰہی بکشاید و از حرف 'ح' حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور نماید و از حرف 'م' دوم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تماشا کونین در عمل در آید و

ازحرف دُ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور بشروع ورد جملہ مقاصد دریابد۔ ہر چہار حرف تیغ برہنہ قاتل الکفار الیہود۔ نقش این است:

ہر کہ در تصور اسم فقر در آید لا یحتاج گردد و تمام تصرف گنج دنیا و عقبیٰ حاصل شود۔ ہر چیز یرا کہ بگوید بامر اللہ تعالیٰ بشو تا بشود۔ چون در تصور اسم فقر در آید آنرا السلطان الفقر رساند۔ جمعیت کل و جز حاصل شود و مرتبہ فنا فی اللہ بقا باللہ روی نماید۔ تصور فقر این است:

الفقر فخری	فقر	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر کہ اینچنین توجہ از قرب حضور اللہ بداند توجہ او تا روز قیامت باز نماند۔ دائرہ دماغ اینست:
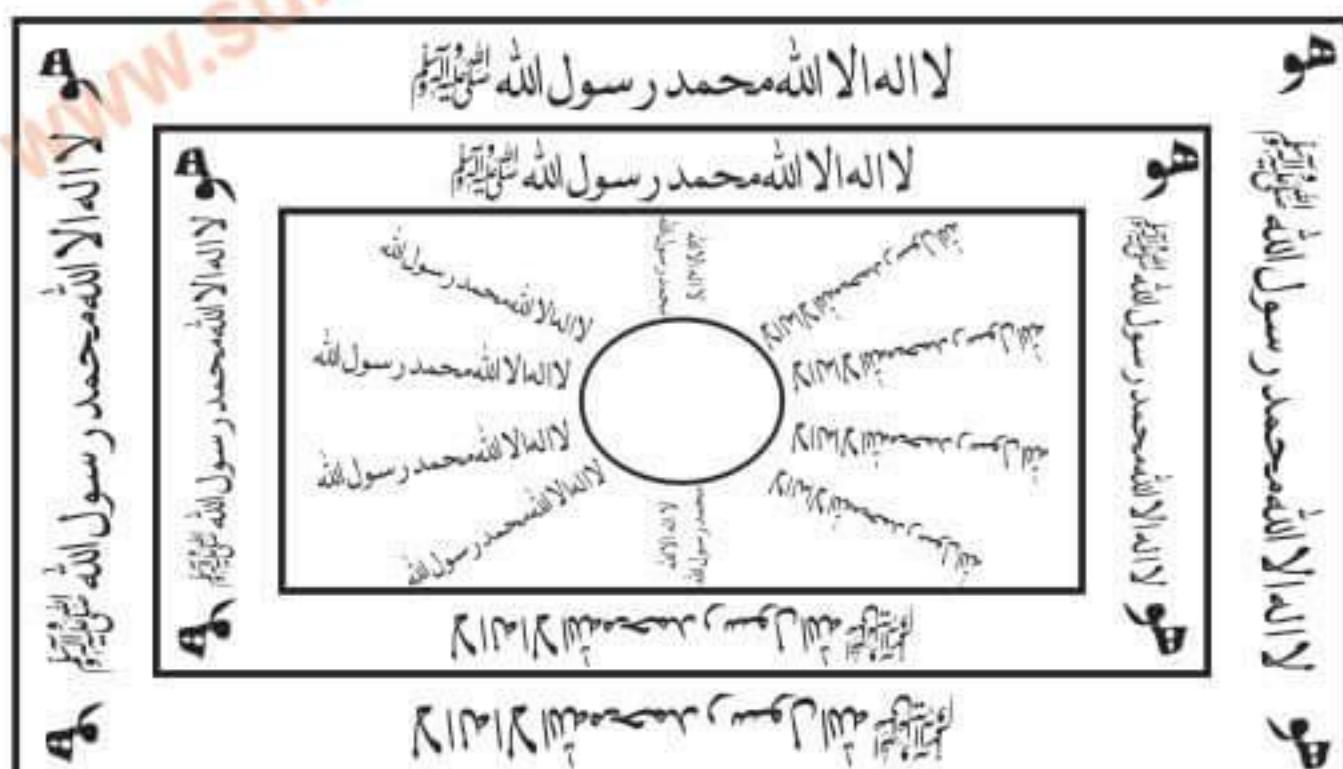
بدانکہ اساس تصور اسم اللہ ذات و اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسول اللہ سرورِ کائنات تصور کلمہ طیبات صاحب تصور را اوّل دو علم واضح گردد و روشن میشود، علم ظاہر عبادات و معاملات و علم باطن معرفت

توحیدات نور ذات مشاہدات اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ وَ عِلْمُ الْمُکَاشِفَةِ ۔ نقش تصور ہر سہ مذکور این است:

اسم اللّٰہ اسم معظم است، اسم لِلّٰہ اسم مکرم است، اسم لَہٗ اسم عظمت العظمٰی، اسم ھُو اسم اعظم یکبارگی میکند بحضور خدا روز اوّل مرتبہ حضور پُر نور خاتم ختم لارجعت ولا غم درین دائرہ نقش این است۔
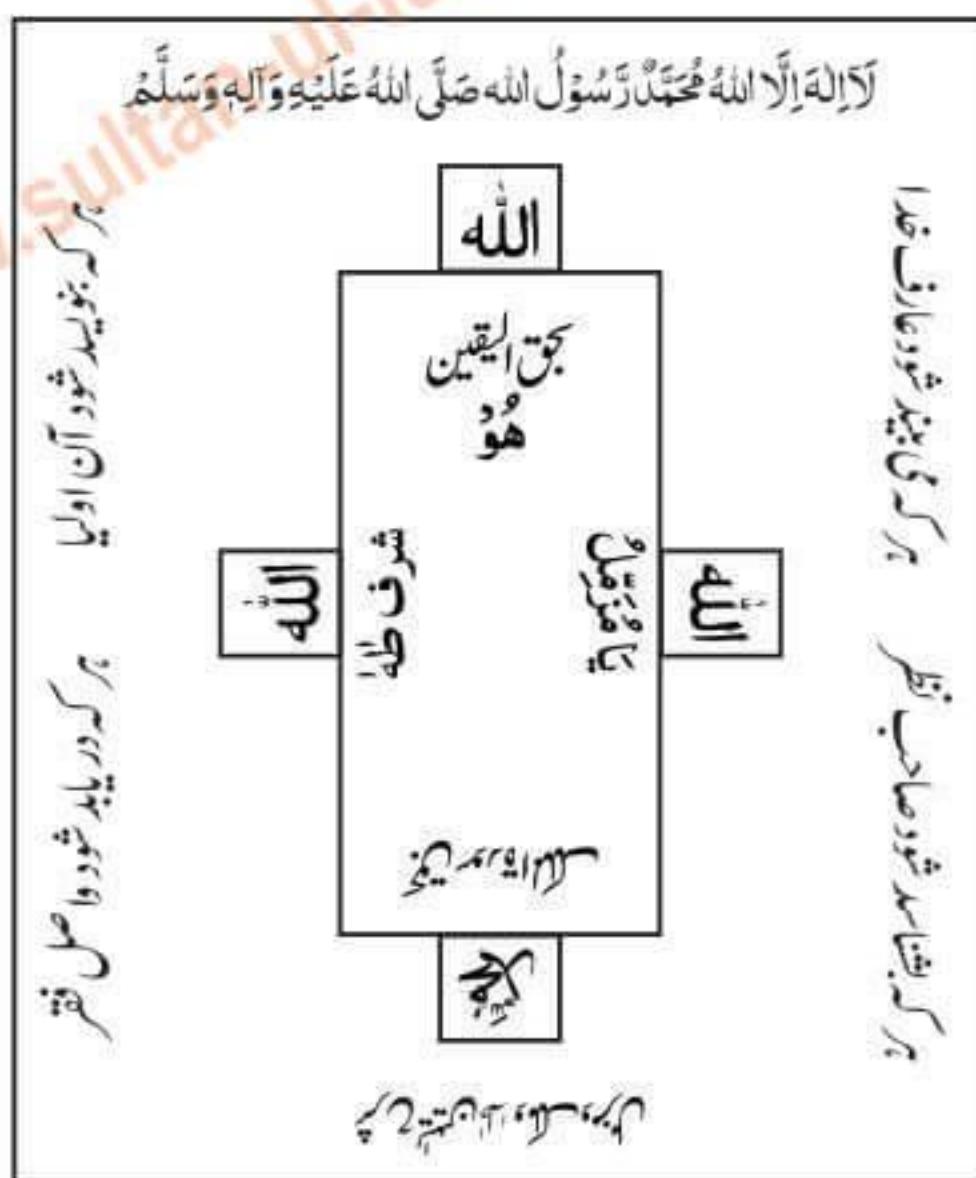
این جملگی مقامات ذات صفات می کشاید از تصور مشق از ناف نفس خلاف از قلب تا بسر دماغ با تفکر انگشت بنویسد و مردم کل وجزو واضح گردد از مشق مرقوم وجودیہ روشن میشود از نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کلیہ جمعیت و مقصود معرفت و توحید معبود چون در تصور اسم اللہ ذات در آید۔ دائرہ مشق مرقوم وجودیہ اینست :
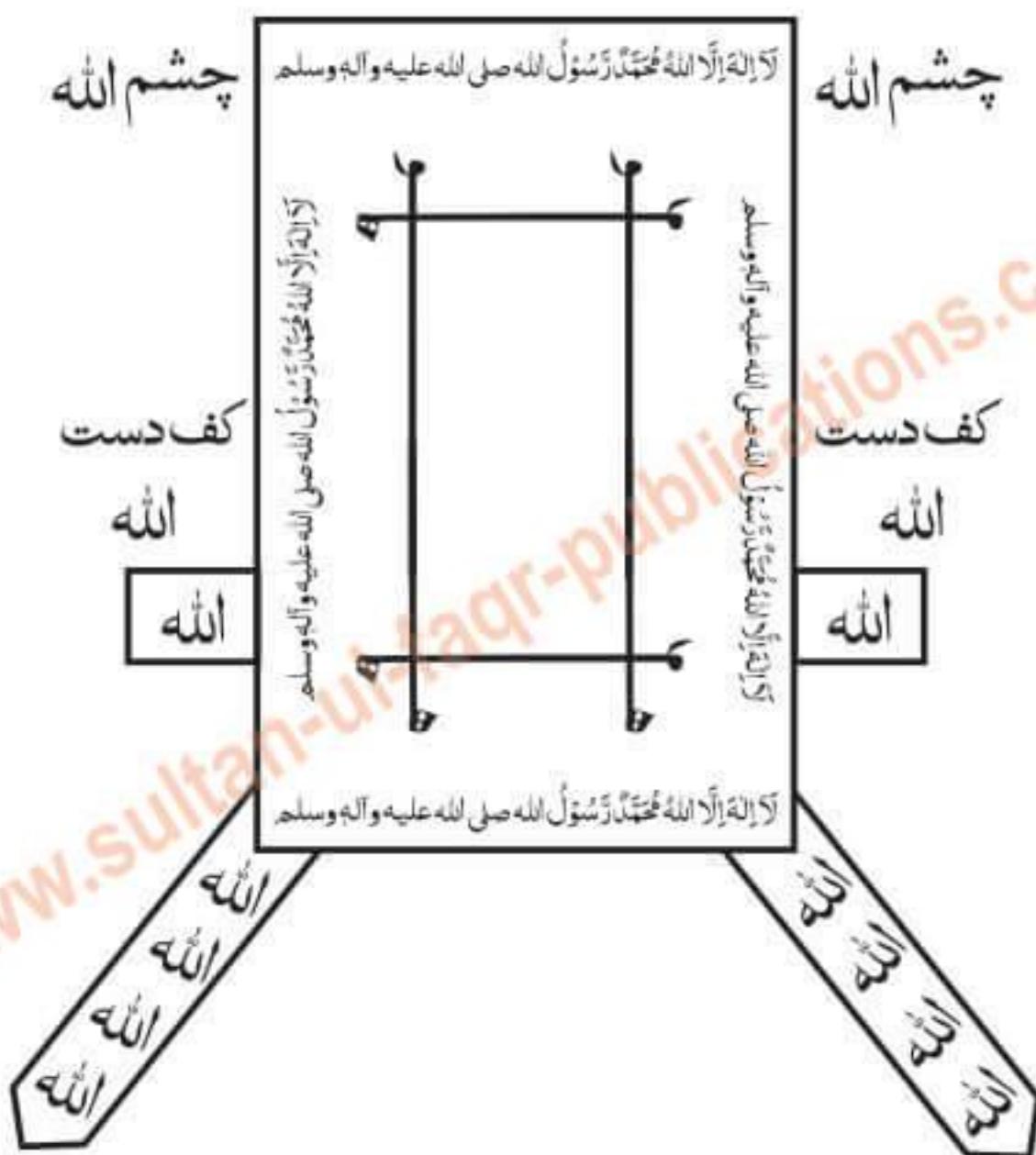
تمام شد

۱۷ ذیقعد ۱۳۸۳ بروز جمعتہ المبارک بیادگار حضرت پیر محمد حسین شاہ صاحب ہمدانی ٹبہ پیران جھنگ پاکستان

''گنجِ دین'' سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی نایاب تصنیفِ مبارکہ ہے جس میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مرشد کامل اکمل کی اہمیت اور اس سے حاصل ہونے والے اسم اللہ ذات کے فیوض و برکات کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے۔ دین کی حقیقت کو سمجھنے میں یہ کتاب اہم کردار ادا کرتی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اس کتاب کے متعلق خود فرماتے ہیں:

''جو اس کتاب کو اپنے مطالعہ میں رکھے اور اس پر عمل بھی کرے وہ صاحبِ توفیق عارف باللہ بن جاتا ہے اور ہمیشہ پُرنور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف رہتا ہے۔ تمام انبیا اور اولیا اللہ کی ارواح اس سے ملاقات کرتی ہیں اور ظاہر و باطن کی کوئی بھی چیز اس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ کے مطابق، اللہ کی عطا اور اس کے فیض و فضل کی بدولت طریقِ تحقیق سے لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب مبتدی و منتہی دونوں کو معرفتِ الٰہی میں کامل کر دیتی ہے۔ جو اسے پڑھتا ہے وہ عالم فاضل اور صاحبِ تفسیر بن جاتا ہے۔''

سلطان الفقر ہاؤس
4-5/A ۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790
Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

ISBN:978-969-2220-08-8
Rs: 199

www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
email: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

گنجِ دین (اردو ترجمہ مع فارسی متن)